بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مریم قریشی نے یہ ناول (گلاب رت کے حسین چہرو) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (گلاب رت کے حسین چہرو) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

****

کوئی گزرگاہ کھلیا نوں کی

کچھ رنگ نصیبوں کے

کچھ ادائیں حسینہ کی

کوئی سورج دامن میں

کوئی چاند آنکھوں میں

کوئی چہرہ گلاب سا

کوئی چہرہ حجاب سا

کوئی چہرہ کتاب سا

نا ملے گا کہیں

کوئی آپ سا

دوپہر کا کھا نا کھا کر شندا نہ کی آنکھ لگ گئ تھی ۔ وہ کئ دنوں سے مصنوعی نیند لے رہے تھی آج کچھ پیٹ میں گیا تھا تو قدرتی نیند نے حملہ کیا تھا۔ خواب اور نیند کا تعلق تو صدیوں کا ہے ۔ یہ سلسلہ تو بنی نوع انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی سے مسلسل چل رہا ہے ۔ انبیاء کو خواب آتے رہے ہیں اور وہ اکثر اوقات سچ ہو تے تھے ۔ خدا کے

نیک لوگوں کو بھی سچے خواب آتے ہیں تو ان کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ کبھی کبھی عام انسانوں کو بھی اللہ تعا لی کوئی وصف عطا کر دیتا ہے ۔ شندا نہ روزے نماز کی پابند رہتی تھی مگر مستقل روٹین میں وہ نماز نہیں پڑھ پا تی تھی ۔ لیکن اس کا دل ہر طرح کے کھوٹ سے پاک تھا اس میں منا فقت نہیں تھی ۔ معصو میت اور صاف نیت نے شندا نہ کے وجود کو روشن کر رکھا تھا ۔ ا برا ہیم کا اس سے خوا بوں کا نا طہ تھا وہ اللہ کی طرف سے تھا ۔ دونوں کے نصیب کی لکریں فی الحال الجھی ہوئی تھیں۔ لیکن جو بھی تھا ابرا ہیم Tag پیچھے نہیں ہٹنے والا تھا چا ہے شندانہ کے نام کے ساتھ حماد نا می لگ جا تا لیکن ابراہیم نے اپنے کہے پر عمل درآمد کر نے کے لیے کوشش ترک نہیں کر نی تھی ۔ نیید میں شندا نہ مسکرائی تھی ۔ گرے تھری پیس جوڑے میں ابراہیم دریا کی د وسری طرف کھڑا تھا ۔ اور ہو لے سے کچھ بو ل رہا تھا ۔ شندا نہ نے سننے کی بہت کوشش کی مگر اسے الفا ظ سنائی نہیں دیئے تھے ۔ آخری منظر جو اس نے جاگنے سے پہلے دیکھا تھا وہ یہ تھا کہ ابرا ہیم نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا بکے

دریا کے پار سے اس کی جانب اچھا لا تھا اور اس نے بڑی مشکل سے کیا تھا۔ لیکن ہوا کا جھونکا بڑی زور سے آیا اور اس کے ہاتھ Catch سے بکے پھسل کر دریا میں جا گرا ۔ بکے کا ربن کھل گیا تھا اور سارے سفید گلاب پانی میں بہہ گئے تھے ۔شندا نہ نے زور سے چیخ ماری تھی ۔ ابرا ہیم نے اسے پکارا تھا

شندانہ ! شندانہ! یہ بات مسلسل اس کے زہن میں چکرا نے لگی تھی۔ وہ اٹھ بیٹھی تھی ۔ اس نے اٹھ کر بیڈ روم کے اطراف میں نظر گھمائ ابرا ہیم کہیں نہیں تھا ۔ خواب کا فسوں ٹوٹ چکا تھا ۔

ابرا ہیم میں ہار گئ ہوں ''شندا نہ نے ہو لے سے سر گوشی کی اور" وارڈ روب سے کپڑے نکا لنے لگی ۔ کچھ ہی دیر میں دعوت کے لیے مہمان آنے والے تھے ۔ اور اسے آج سے ہی کامیاب اداکاری کر نی تھی تا کہ وہ عادی ہو کر تمام زندگی اداکاری کر سکے ۔ پتا نہیں ابرا ہیم اس کی زندگی میں کس مقصدسے آیا تھا ۔ پہل بھی اسی نے کی تھی ۔ بار بار دستک بھی ابرا ہیم ہی دیتا تھا۔ شندا نہ کے جذبات نئے تھے ۔ وہ ابرا ہیم سے محبت کر بیٹھی تھی ۔ یہ سچ تھا کہ شندا نہ نیازی کے

دل کی دھڑکنیں ابرا ہیم علی خان کے نغمے گا تی تھیں ، لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ دو بچوں کا باپ تھا ۔ ہما اب نہیں رہی تھی لیکن وہ اپنے پیچھے اپنا نشان چھوڑ گئ تھی ۔

شاید ابرا ہیم اولاد کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہمت ہار بیٹھا ہے ''چہرے" پر فاو نڈیشن کی تہہ لگا تے ہوئے شندا نہ نے آئینے میں دیھا تھا۔

وہ مجبورہ ابھی وقت سازگار نہیں ، وہ ہمت ہارنے والوں میں سے" نہیں ہے ۔ وہ ضرور آئے گا سفید پری! "آئینے نے جواب دیا تھا ۔ مگر شندا نہ کی زہنی حالت اتنی ابتر تھی کہ اسے کچھ نہیں سو جھ رہا تھا ۔ نازک گڑیا کے ہاتھ میکا نکی انداز میں چل رہے تھے ۔

کلام سے آگے آئیں تو وادی میں آج سکون تھا ۔ وہ لوگ سارا علاقہ کلئیر کروا چکے تھے ۔ کل صبح ان کی روانگی تھی ۔ دن میں برف باری کے باعث کا فی را ستے بند تھے ۔ ابرا ہیم کو زرا حو صلہ ہوا تھا ۔ اسے آف ملا تھا ۔ وہ سفینہ لاج جا رہا تھا ۔ وہ شندا نہ کو حماد کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتا تھا ۔ ان کے بنائے ہوئے خیموں میں آج

رو نق تھی ۔ لیکن ابرا ہیم کا دل اداس تھا ۔ حا لا نکہ یہ اس کی بہت بڑی کا میابی تھی کیو نکہ اس آپریشن کو اس اکیلے نے Lead کیا تھا ۔ لیکن کچھ معا ملات ایسے ہو تے ہیں کہ جن میں صرف ہمیں ہماری مرضی کا ہی نتیجہ چا ہیے ہوتا ہے ۔ دل ضد پر اڑ جا تا ہے ۔اور جب آپکو رقیب سے دشمنی ہو جا تی ہے تو پھر ایک ایک لمحہ آگ پر گزرتا ہے ۔ ابرا ہیم کے دل کی دنیا بھی آج کل محبوب سے دوری کے ہچکو لے کھا رہی تھی ۔ اسے اپنی کا میا بی کا یقین تھا لیکن یہ بھی یقین تھا کہ نیازی منزل میں تحریم کے علاوہ اب اس کا کوئ ہمدرد نہیں تھا ۔ یاور سے اس کا را بطہ نہیں تھا ابرا ہیم کو لگا تھا کہ یاور اپنے خاندان کے خلاف نہیں جا نا چا ہتا ، اس نے ابرا ہیم کی بے عزتی نہیں کی تھی بس وہ ہر بات کا مختصر جواب دیتا تھا ۔جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کنارہ کشی اختیار کرنا چا ہتا تھا۔ اسے یہ معلوم تھا کہ وہ شندانہ کا دل نہیں توڑنا چاہتا ابراہیم کے ساتھ بھی ہمدردی رکھتاتھا ۔ مگر اسے یہ معلوم تھا کہ اس وقت نیازی منزل میں ایسا کچھ چل رہا تھا جس کی وجہ سے شندا نہ اور یاور مجبور و بے بس ہو گئے تھے ۔ "حماد نیازی

ابراہیم علی خان سے دشمنی اچھی نہیں ہے "ابرا ہیم نے سرخ آنکھو ں سے یہ سوچا تھا ۔

ویسے شرم تو نہیں آتی اس حماد کو کسی کے ارمانوں پر سیج سجا تے" ہوئے "ابراہیم بڑبڑایا ۔ وہ اندر خیمے میں طبیعت کی خرا بی کا بہانہ بنا کر بستر پر دراز تھا ۔ باہر آگ جلائے فو جیوں کی محفل عروج پر تھی۔ لیکن اندر ان کا کمانڈر دل کی دنیا لٹے جا نے پر غم منا رہا تھا۔ یہ دنیا کیسی ہے کسی کا سبز موسم کسی کا زرد موسم بن جا تا ہے۔

نیازی منزل میں آئیں تو اس وقت رنگ و بو کا سماں تھا۔قریباًڈیڑھ سو سے اوپر لوگ فارم ہاوس میں موجود تھے ۔ فارم ہاوس کے اوپن ہال میں اس وقت محفل جا ری تھی ۔ یہ ہال خاص طور پر سر دیوں میں باربی کیو نائٹس کر نے کے لیے مختص تھا ۔ اس کی فولڈنگ چھت تھی کسی فنکشن کے وقت وہ ہٹا دی جا تی تھی ۔ شندا نہ کو ایسا لگ رہا تھا کہ سیخ کباب کی جگہ اسے رکھ دیا گیا ہے ۔ وہ ہلکی سی مصنوعی مسکرا ہٹ چہرے پر سجائے ایک بے جان گڑیا نظر آتی تھی۔ محفل کو

شروع ہوئے آدھا گھنٹہ ہوگیا تھا گل مکئ نے اسے ایک منٹ اکیلا نہیں چھوڑا تھا ۔

سردی کے باعث چاروں اطراف میں ہیٹنگ لیمپس لگے ہوئے تھے ۔ اور گول میزوں کے گرد کر سیاں بھی تھیں۔ چھوٹا سا اسٹیج بھی تھا ۔ درمیان میں لکڑیوں کا انبار تھا جس کے گرد سفید پتھروں کی باڑ تھی ۔یاور نے لکڑیوں پر پٹرول ڈالا اور حماد نے آگ سلگائ تھی ۔

شندانہ اسپاٹ نظروں سے سب دیکھ رہی تھی ۔ تحریم شندا نہ کو ساکت دیکھ کر اس کی طرف آئ تھی ۔ اس کا موڈ صبح سے خراب تھا ۔

فیروزی ویلوٹ کے جوڑے میں وہ بہت اچھی دکھ رہی تھی ۔

تحریم نے قریب آکر ایک بار پھر شندا نہ کا جائزہ لیا تھا ۔ پیچ کلر کے جدید تراش خراش کے جوڑے میں اسٹا ئلش سی گرین شال اپنے گرد لپیٹے وہ ایک جیتی جا گتی مورتی معلوم ہو تی تھی جس کی صرف چند لمحوں بعد پلکوں میں جنبش ہو تی تھی ۔ورنہ ہاتھ باندھے وہ سیدھی بیٹھی ہوئ تھی ۔ آگ کی تپش سے گال سرخ تھے ۔

ابرا ہیم بھائ "تحریم بڑ بڑائ تھی ۔"

کچھ دیر بعد گل مکئ شندا نہ کو پکڑ کر دوسرے کمرے میں لے گئیں۔ جہاں شایان نیازی کے ساتھ حماد اس کے والد اور چند بزرگ مرد و خواتین تھے ۔ شندا نہ کو حماد کے ساتھ صوفے پر بٹھا دیا گیا تھا اور شندا نہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔ جو کھچڑی پک رہی تھی وہ آج پیش کر دی گئ تھی۔ اور پھر رسم نکاح شروع کروائ گئ تھی ۔ شا یان نیازی دل گرفتہ تھے وہ شندا نہ کو چاند بھی توڑ کر لا دیتے لیکن وہ ان کا چمکتا ہوا ستارہ تھی جس چا ند کو وہ مانگ رہی تھی وہ چا ند اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ دو عدد ننھے ستارے تھے ۔ وہ اصول پسند آدمی تھے ۔ وہ جا نتے تھے کہ شندا نہ وقت کے ساتھ نارمل ہو جائے گی ۔ ابرا ہیم نا می محبت کا آسیب اس کا پیچھا چھوڑ دے گا ۔ لیکن نہیں ،وہ غلط تھے ابرا ہیم آسیب نہیں تھا وہ ایک ایسی اذیت تھا جو لہو بن کر رگوں میں دوڑتی تھی اور جس سے رہائ صرف موت کے بعد ہی کہیں ممکن تھی ۔

قبول ہے "شندا نہ کے کہنے کے بعد مبارک سلامت کا شور بلند ہوا" تھا ۔بڑی اماں رو رہی تھیں۔ یاور کے دل میں چھن سے کچھ ٹو ٹا تھا ۔

اور شندا نہ تو مر ہی گئ تھی ۔ تحریم دیوار کے ساتھ لگی یہ روح پرور منظر دیکھتے ہوئے دل بر دا شتہ تھی ۔ روزی اور سلمی کے لبوں پر بھی قفل تھا ۔ پھر نغما نہ نے شندا نہ کو گلے لگا یا تو وہ ضبط کھو بیٹھی تھی ۔ گل مکئ نے سکون کا سانس لیا تھا ۔ رو کر شندا نہ کا رویہ زرا ٹھیک ہو جا نا تھا وہ یہ جا نتی تھیں ورنہ جب سے وہ نیازی منزل سے فارم ہاوس آئ تھیں شندا نہ کے سرد رویے نے انہیں سہما رکھا تھا ۔ اب سب اس کے رویے کو فطری شرم سے جوڑ لیں گے ۔ ورنہ نیازی منزل میں کوئ تقریب ہو اور شندا نہ کو آرام و چین حاصل ہو ایسا کبھی نہیں ہوا تھا وہ ہی تو محفلوں کی رونق تھی جو اب خود بے رونق ہو گئ تھی ۔ شندا نہ اب چا بی سے چلنے والا کھلونا بن گئ تھی ۔ اس کی چا بی ابرا ہیم تھا ۔ ابرا ہیم نہیں تھا تو وہ بے جان تھی ۔

حماد نے غور سے ساتھ بیٹھی ہوئ شندا نہ کو دیکھا اس کے دل میں ملا کر لیتا ۔ لیکن Sacrifice مت کے بادل چھائے تھے ۔ کیا تھا جو وہ شندا نہ چیز نہیں تھی ۔ وہ اس کی پہلی محبت تھی ۔ اور ابرا ہیم اسے ایک متکبر اور فراڈ لگا تھا ۔ پھر اس کے ساتھ دو بچے بھی تھے ۔ شاید

حماد کسی اور کی موجودگی میں پیچھے ہٹ جاتا مگر ابراہیم نے پہلے دن سے اس سے بے جا دشمنی کا رشتہ باندھ لیا تھا ۔ اور حماد کو ہر طرح کے رشتے خوب نبھانے آتے تھے ۔ مگر اس بار وہ غلط کر گیا تھا ۔ حماد کسی کام سے اٹھ کر باہر گیا تو شندانہ نے سکھ کا سانس لیا ۔ حماد کی موجودگی میں وہ بے جان ہو جاتی تھی اور اس کی غیر موجودگی میں سانسوں کا ردھم رک رک کر چلنے لگتا تھا ۔ پچھلے چند ماہ سے زندگی کی ڈور ایسی الجھی تھی کہ کہیں سلجھنے میں نہیں آرہی تھی ۔ شندانہ سوچ رہی تھی کہ اب تو وہ زندگی گزار رہی ہے ۔ جو وہ جیتی تھی وہ زندگی اور تھی ۔ شندانہ سے شندانہ حماد تک کا سفر بہت تکلیف دینے والا تھا ۔اتنا تکلیف دہ کہ وجود کرچی کرچی ہو گیا تھا ۔ روزی جوس لے آئی تو وہ گھونٹ گھونٹ پینے لگی تھی ۔ تھوڑی دیر میں سب باہر چل دیئے ۔ کمرے میں اب شندانہ اور تحریم تھیں۔ نکاح کے وقت تو سادہ جوڑا تھا ۔اس کی ساس سارا سامان دے گئی تھیں اور تحریم کو تاکید کر گئی تھیں کہ شندانہ کو تیار کر دے ۔

بھا بھی بنائیں تصا ویر اور بھیجیں اسے ۔ جی بھر کر دیکھ لے ۔اس"
کے بعد شندا نہ نیازی کی شکل کو ترس جائے گا ''شندانہ نے آنکھوں
میں آ ئے آنسو پیچھے دھکیلے تھے ۔ اور جیو لری پہننے لگی تھی ۔

تحریم جو ضبط کیے بیٹھی تھی اس کی آنکھوں سے بھل بھل کر تے آنسو
بہنے لگے تھے ۔

وقت نے اس کا ساتھ نہیں دیا ورنہ وہ راہ چھوڑنے والوں میں سے"
نہیں ہے ''تحریم نے کہا تھا ۔

بہنہ وقت "شندا نہ نے شیشے میں اپنے برباد ہو تے وجود کی لاش"
سمیٹنا چا ہی تھی ۔ وہ ہلکان ہو تی جا رہی تھی ۔

وہاں دور وادی میں ابراہیم جو غنو دگی میں جا رہا تھا یکدم ہر بڑا کر
اٹھ بیٹھا ۔ وہ سخت سردی میں بھی پسینہ پسینہ ہورہا تھا ۔

اس نے ایک دھند لا سا ہیولا دیکھا تھا ۔ ایک آگ کا جلتا ہوامنظر تھا
اس میں سرخ آنکھوں سے شندا نہ نے صرف اتنا کہا تھا

ہماری محبت کو حماد نا می بلا نے نگل لیا ہے ابرا ہیم اپنا خیال رکھنا "
اور مجھے معاف کر دینا میں ہار گئ ہوں اپنے باپ کے آگے "پھر اس
ہیو لے نے ہاتھ جوڑے تھے اور منظر ختم ہو گیا تھا ۔ ابرا ہیم جان گیا
تھا کہ شندا نہ کے نام کےساتھ حماد کا نام لگ گیا تھا ۔
آہ تو ہجر کی دیوار جو کئ دن سے زیر تعمیر تھی وہ مکمل ہو گئ تھی ۔
باہر دھند چھٹ گئ تھی اب ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی ۔ آگ کا الاو ابھی
تک جل رہا تھا اور ابرا ہیم یخ ٹھنڈا پا نی پی رہا تھا ۔
فضا میں دو دلوں کے قتل ہو نے کی مد ھم سی مہک مسلسل آرہی تھی
۔ درختوں کے پتے نو حہ پڑھ رہے تھے ۔ اور آسمان اداس تھا ۔
کیا پتا اس سے آگے کچھ اور لکھا ہو ۔ جیسے بیٹھے بٹھا ئے حماد کی جھو"
لی بھردی گئ ہے ویسے خا لی بھی تو ہو سکتی ہے ''وقت نے سر گو شی
کی تھی ۔
آہ میرے ہیرو! تم وقت پر نہیں پہنچ سکے " محبت کر لائ ۔"

New Era Magazine

اب اپنی لا پرواہئ کا الزام مجھے مت دو "وقت نے جواب دیا تھا ۔"
ان کی لڑائی ساری رات جاری رہنی تھی ۔کیو نکہ محبت اور وقت میں جنگ تو ازل سے طے تھی ۔

ابرا ہیم با لکل سا کت تھا ۔ اس کے اندر باہر خا موشی کا راج تھا ۔ یہ خا موشی خطر ناک تھی ۔ اتنی خطرناک کے حماد کی دنیا ہلا دینے والی تھی ۔ اس بات کا حماد کو اندازہ نہیں تھا ۔

دنیا کی رسموں میں
لوگوں کی باتوں سے
خاندان کے خدشوں سے
عزت کے انبار تلے
محبتیں دفن کرنی پڑ تی ہیں
ہم بیٹیوں کو
سرخ کفن پہننے ہوتے ہیں
کا جل کی دھار سے آنسو چھپا کر

ہم عکس کسی اجنبی کا بسا تی ہیں
دل کے کواڑ بند کر کے
ہم جذبات کو
مصلحت کی لوری سنا تی ہیں
کیو نکہ ہمیں بابا کا پندار
عزیز ہوتا ہے
ہم قبول ہے کے ساتھ
سمجھوتے کی انگو ٹھی پہن لیتی ہیں
مانگ میں ارمانوں کا خون بھر کر
ہم مشرقی لڑکیاں بڑی شان سے
بابل کا انگنا پار کر جا تی ہیں
ناک میں سسرالی لونگ سجا کر
ہم دل کو نیچا دکھا تی ہیں
بے جان ہاتھوں سے
اجنبی کا ہاتھ پکڑ کر

New Era Magazine

ہم قربان ہو جاتی ہیں

ہم بیٹیاں محبت کو

عزت پر وار جاتی ہیں

شندا نہ واپسی پر خاموش تھی ۔ حماد نے اسے کل کی تھکاوٹ جانا تھا ۔ وہ پر سکون تھی چہرے پر گلابی پن بکھرا تھا ۔ اگرچہ شندا نہ کو ابرا ہیم سے ملنے کا چانس ایک فیصد بھی نہیں لگ رہا تھا لیکن کہیں اندر دل میں یہ احساس دلکش تھا کہ ابرا ہیم بھی اس جیسی شدتیں رکھتا ہے ۔اس نے شندا نہ سے زور زبردستی نہیں کی تھی ۔ وہ چا ہتا تو ائیر پورٹ پر کوئی Scene Create کر سکتا تھا مگر اس نے نہیں کیا تھا ۔ وہ بہت احترام سے پیچھے ہوا تھا ۔ابرا ہیم نے کبھی اس کی بات نہیں کاٹی تھی وہ اس کا را ستہ کیسے کاٹ سکتا تھا۔

وہ آئے گا ''دور کہیں محبت کی دھیمی سرگوشی شندا نہ کو سکون پہنچا" رہی تھی ۔اگر یہ خواب تھا تو وہ یہ خواب روز دیکھنا چا ہتی تھی اور اگر یہ دھوکہ تھا تو وہ محبت کا دھوکہ روز کھانا چا ہتی تھی ۔ اس کی آنکھیں روز ابرا ہیم کو دیکھیں وہ بس یہی چا ہتی تھی ۔ حماد کا سامنا

ابرا ہیم سے نہیں ہوا تھا ۔ شاید ابرا ہیم نے خود ہی کسی کا سامنا نہیں کرنا چا ہا تھا ۔وہ حماد کے سامنے شکست خوردہ ہو کر نہیں جانا چا ہتا تھا وہ اٹھے ہوئے سر کے ساتھ جانا چا ہتا تھا جب شندا نہ اس کے پہلو میں ہو تب ۔وہ ہاری ہوئی بازی کو جیت میں بد لے گا ۔ ابرا ہیم نے سینکڑوں بار اپنے آپ سے کیا ہوا وعدہ دوہرا کر ہوا کے سپرد کیا اور ہوا نے وہ شندانہ کے کانوں میں جا کر گھول دیا۔

طلحہ نے دو تین دن تو تھکاوٹ اتاری تھی ۔ اسے دو ہفتے یہاں رکنا تھا پھر اسے چھٹی مل جا تی اور اس کے بعد ہی اس کا اگلا مشن شروع ہو جا نا تھا ۔ وہ کالام کو بہت مس کررہا تھا اور ساتھ ہی سمل کو ۔ ملتان اسے عزیز تھا اب سمل کی وجہ سے عزیز تر ہو گیا تھا ۔ کبھی کبھی طلحہ کو بھول جاتا تھا کہ اس کا گھر کالام تھا یا ملتان۔ محبت میں انسان اسی جگہ کو اپنا گھر تصور کر لیتا ہے جہاں اس کے دل سے جڑی شخصیت رہائش پذیرہو ہے ۔طلحہ کی ٹف جاب میں صرف دو تین روزن ہی تو

تھے ۔ ایک فیملی تھی ، دو دوست تھے اور ایک سمل تھی ۔ سمل اس کے لیے امتحان تھی ۔ وہ شدت پسند لڑکی طلحہ کو پاگل کیے رکھتی تھی ۔ آج ایک جگہ اسے کسی سے ملنا تھا ۔ ملاقات آفیشل تھی ۔ وہ مل کر وآپس آیا تو راستے میں گاڑی کی ٹکر ہو گئ ۔ اور جس گاڑی سے ٹکر ہوئ اس میں سمل تھی ۔ طلحہ نے گاڑی سے باہر نکل کر د یکھا تھا ۔ وہ دشمن جاں بیک سیٹ سے باہر نکل رہی تھی گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا۔ وہ تو چیختی ہوئ اس کے پہلو سے آ لگی ۔ طلحہ پیچھے ہو گیا مصروف شاہراہ تھی ۔

کیا ہوا سہی سے مل تو لو ظالم "سمل نے شکوہ کیا ۔"

مل لیتا ہوں بی بی! تم ٹھیک تو ہو "طلحہ مسکرایا تھا ۔"

ہاں ٹھیک ہوں "وہ سرشار مسکرائ تھی ۔ طلحہ اب ڈرائیور سے بات" کر رہا تھا ۔

ڈرائیور روڈ کے پار ورکشاپ پر گاڑی لے گیا تھا ۔ سمل نے اسے کہا تھا کہ طلحہ اس کا فیملی فرینڈ ہے ۔

ہاں تو ؟؟؟ "سمل نے بھنوئیں چڑھائیں تھیں۔"

نہیں تو "طلحہ نے ویسے ہی جواب دیا تھا ۔"

سو بار فون پر کہا تھا کہ اگلے ہفتے لاہور جارہی ہوں ایک بار بھی نہیں"

پھوٹے منہ سے کہ تم لاہور ہو "سمل نے سرخ چہرے سے کہا تھا ۔

میں کل ہی آیا ہوں پہلے میں اندرون پنجاب تھا "طلحہ نے نپے تلے"

لہجے میں کہا تھا ۔

اففف ''اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔ چلو جہاں بھی رہا تھا وہ"

اب اس کے سامنے تھا وہ خاموش تھی ۔

سمل چپ کیوں ہو گئیں ؟ "طلحہ نے پوچھا تھا ۔"

بس کیا بولوں "آواز میں لڑ کھڑاہٹ تھی ۔"

تم رو رہی ہو؟ "گرے شلوار قمیض میں ملبوس اونچا لمبا طلحہ پریشان"

تھا ۔

ہاں ''وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی ۔"

یار میں تو فسٹ ایڈ باکس ساتھ رکھے پھرتا ہوں کہ کہیں پر جنگلی فوٹو"

گرافر سے را بطہ ہو گیا تو کیا بنے گا میرا "رو ہا نسا طلحہ صفائ پیش کر

رہا تھا ۔ ان دونوں کے تعلق میں ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ سمل روئ

ہو ۔ طلحہ کو بہت برا لگ رہا تھا ۔ اتنا برا کہ وہ ابھی کورٹ جا کر سمل سے شادی کر کے ہمیشہ اس کو ساتھ رکھنے کے لیے تیار تھا ۔ وہ بس اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھنا چا ہتا تھا ۔ لیکن اب دیکھنے پڑ رہے تھے ۔وہ کچھ سوچ رہا تھا ۔ اور سوچتے ہی اس کے چہرے پر مسکان دوڑ گئ ۔ سمل اب رونے کا شغل پورا کر کے ٹشو سے چہرہ صاف کر رہی تھی ۔

شدا نہ کو حماد کے ساتھ ائیر پورٹ سے وآپس آتا دیکھ کر شایان نیازی اندر تک شانت ہو گئے تھے ۔ شدا نہ کے رویے کو لیکر جو تاثرات تھے ان کے زہن میں وہ مٹ گئے تھے ۔ آگے ویک اینڈ آگیا تھا تو کچھ لوگ رک گئے تھے باقی سب نے شام کی چائے کے بعد رخصت ہونا تھا ۔ طلحہ کی بے بے کو بڑی اماں نے روک لیا تھا وہ اپنی چھوٹی بیٹی کے ساتھ آئ تھیں۔ اسفندیار تقریب میں شرکت کر کے چلا گیا تھا ۔

مجھے یاد ہے کچھ عر صہ پہلے حماد اسکو گود میں لیکر پھراکرتا تھا اور آج" ماشاء اللہ سے دونوں نکاح میں ہیں "بنارسی ساڑھی میں ملبوس حماد کی والدہ خالدہ بیگم نے کہا تھا ۔

ہاں چند سال پہلے کی بات ہے "گل مکئ بو لی تھیں ۔"

اللہ نظر بد سے بچائے چاند سورج کی جوڑی ہے " بے بے نے گفتگو" میں حصہ لیا تھا۔

آمین "سب نے اجتماعی طور پر کہا تھا ۔"

شندا نہ جو کچن سے کا فی لیکر اپنے کمرے میں جا رہی تھی وہ یہ سب گفتگو سن کر ساکت ہو گئ تھی ۔ تھوڑی دیر پہلے ابرا ہیم سے ملنے کی خو شی کافور ہو گئ تھی ۔ نیازی خاندان میں حماد سے خلع لینا نا ممکن تھا ۔ بے شک آج کل کے لوگ تعلیم یا فتہ اور روشن خیال تھے مگر رگوں میں پشتون غیرت مند خون تھا ۔ شندا نہ کو اعتراف کرنا پڑا کہ وہ اپنے خونی رشتوں کے ہاتھوں میں محبت کو جھٹک چکی ہے ۔ اس نے بے ساختہ سر جھٹکا اور محفل میں آگئ کیو نکہ خا لی کمرے میں بے شمار سو چوں نے اسے جینے نہیں دینا تھا ۔

دیکھو جس کا ذکر کر رہے تھے آگئ ہماری دولہن "خالدہ بو لی تھیں۔"
شندا نہ نے سیاہ اور سنہری بنارسی ساڑھی میں ملبوس ساس کو دیکھا اور گل مئی کے قریب بیٹھنے گئ۔

سی گرین پشمینہ کے جوڑے پر ہم رنگ شال لیے وہ دیکھے جا نے کے قا بل تھی ۔ کل رات فنکشن میں ہی گل مئی نے خالدہ بیگم کے کہنے پر اسے لونگ پہنائ تھی ۔ یہ پٹھا نوں میں رواج تو نہیں تھا لیکن خالدہ پنجاب سے تھیں ان کے میکے میں یہ رواج تھا وہ خود بھی نوز پن پہنے رکھتی تھیں۔اور شندانہ کی ستواں ناک کے لیے تو انہوں نے چار پانچ قسم کی جیو لری بڑے شوق سے خریدی تھی ۔ وہ لونگ جو ہک والی تھی بغیر ناک سلوائے پہنی جا تی تھی اور شندا نہ پر بہت جچ رہی تھی ۔ائیر پورٹ جا تے وقت اس نے اتار کر کلچ میں ڈال دی تھی گھر آکر دوبارہ پہن لی تھی ۔ ،

گھو نٹ گھونٹ کا فی پیتے ہوئے وہ خوا تین کی باتوں کو وہ غور سے سننے لگی اور اس کے علاوہ چارہ کیا تھا ۔

اس رات حماد اور یاور کے بیچ یہی طے ہوا تھا کہ مصلحت کے تقا ضے کے تحت نکاح کر دیا جائے اور شندا نہ جب زہنی طور پر راضی ہو جائے گی تب رخصتی ہو جائے گی ۔ حماد نے ابرا ہیم کے متعلق پو چھا تھا ۔ جس پر یاور نے کہا تھا کہ اسے اندازہ تھا کہ ابرا ہیم شندانہ کو پسند کرتا ہے ۔ شندا نہ جذبا تی ہے ۔ شاید ابرا ہیم اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد ہے تو وہ اس وجہ سے زرا رایکٹ کر رہی ہے ۔ ورنہ ان دونوں کا آپس میں افئیر قطعاً نہیں ہے ۔ ابرا ہیم ایک معزز لڑکا ہے ۔ وہ خود ہی پیچھے ہٹ گیا ہے ۔ حماد کو کا فی تسلی ہوئی تھی ۔ لیکن یاور کے دل میں چھبن تھی کہ وہ ابراہیم کی تمام شدتوں سے واقف تھا

۔

تحریم لنچ کے بعد تھک گئ تھی ۔بڑی اماں نے اسے اپنے کمرے میں بھیج دیا تھا ۔ یہاں آکر وہ کھل کر رونے کے بعد سو گئ تھی ۔ یاور کمرے میں داخل ہوا تو تحریم کو دیکھ کر چہرے پر مسکان دوڑ گئ ۔ وہ جا نتا تھا کہ آج رات میں بیگم کے اندر ابلتا ہوا لاوا پھٹنے والا تھا ۔ وہ زہنی طور پر تیار تھا کہ تحریم کو کیسے قائل کر نا ہے ۔ بیوی من پسند

تھی اب نخرے تو اٹھا نے تھے ۔ چند دنوں میں ان کی اینورسری آنے والی تھی ۔ تحریم نے اپنے آپکو بہت ایڈجسٹ کیا تھا ۔شاپنگ اور گھو منا پھرنا تو واقعی کم ہو گیا تھا ۔ وہ ضرورتاً ہی باہر جا تی تھی یا کبھی کبھار کسی تقریب میں جانا ہوتا تھا۔ یاور اسے اور شندا نہ کو بعض او قات ریسٹورنٹ لے جا تا تھا ۔ مگر وہ سارا دن فرینڈز کے ساتھ ہینگ آوٹ اور شہر میں لگی ہر سیل پر جانا یہ سب بند تھا ۔ یاور اسے پاپا سے بھی ڈبل خرچ دیتا تھا۔ لیکن اب شاید وہ بھی تھوڑی بہت میچور ہو گئ تھی ۔ شاپنگ اچھی کر تی تھی لیکن مناسب کر تی تھی ۔ تحر یم کے میکے میں خاندان بڑا تھا وہاں بہت تقاریب ہو تی تھیں ۔ پھر کزنز اور فرینڈز میں مقا بلہ بھی ۔ یہاں تقریب تو ہو تی تھیں مگر زیادہ نہیں اور نیازی منزل میں شندا نہ سادہ مزاج تھی جو تین چار جوڑوں میں سیزن نکال لیتی تھی ۔ تحریم بھی طبیعت کے باعث سست ہو گئ تھی۔ یاور نے دیکھا تو بیگم کو ہوش نہیں تھا ۔ اتنے دنوں کی کوفت اور پھر دو تین دن سے جاری مصروفیت کے باعث وہ بستر پر لیٹ گیا ۔ اب

کئ گھنٹوں کی نیند کے بعد ہی اس نے پر سکون ہونا تھا۔ تحریم ہنوز گہری نیند میں تھی ۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

شندا نہ شام میں وہی اپنے ازلی حلیے میں آچکی تھی ۔ وہ شام سات بجے چائے پر آئ تو اس کی ساس نے بلا کر پوچھا تھا ۔ شندا نہ کاٹن یا لیلن کے شلوار قمیض میں ملبوس رہتی تھی۔ وہ برینڈ کا نشیس نہیں رہی تھی ۔ ہاں ٹین اتج میں تھوڑا بہت کریز تھا ۔ اسے تو سادہ جوڑے پسند تھے رنگین بڑے بڑے دوپٹوں کے ساتھ ۔

باقی کپڑے الماری کی زینت ہو تے تھے جو کسی تقریب میں ہی با ہر نکلتے تھے ۔ اب گل مکئ اس کے مناسب کپڑے بناتی تھیں۔

کر تی ہوں۔ شندا نہ نے ناک " Easy feel "بس آنٹی میں ایسے میں لونگ درست کر تے ہو ئے کہا تھا ۔

شادی کے قریب تمہاراناک سلوائیں گے "انہوں نے کہا تھا ۔"

شندا نہ نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ کسی کو ایکٹنگ کر تے دیکھنا آسان کام تھا لیکن خود کرنا قطعاً نہیں تھا ۔

اچھے اچھے کپڑے پہنا کرو ۔ مجھے دیکھو ہر وقت بن ٹھن کر رہتی" ہوں ۔ تم بھی رہا کرو ۔حماد گھر کا ہو جائے گا ۔ اس کے اندر جو " مسافرا نہ روح ہے وہ قدرے کم ہو گی

شندا نہ نے بس ہوں ہاں ہی کی تھی ۔ وہ صوفے پر بیٹھی تو جیسے کوئ احساس تھا جو اندر سے کا ٹنے لگا ۔

وہ اب حماد کی دسترس میں تھی۔ وہ جیسے چا ہتا سلوک روا رکھتا اسے سارے حقوق حا صل تھے ۔

کاش نکاح نا مے میں محبت کا خا نہ بھی لازمی رکھا جا تا ۔ محبت کی" غیر مو جو دگی میں نکاح ہی نا ہوتا "وہ چائے کا گھونٹ بھر تی سوچ رہی تھی ۔ نکاح کے بعد سے ہی وہ اپنے آپکو مصروف رکھے ہوئے تھی ۔ کمرے میں صرف سونے جا تی تھی وہ بھی سلیپنگ پلز لیکر ۔ باقی کا سارا وقت مہمانوں کے ساتھ گزرتا تھا ۔ شاید شندا نہ ایک کا میاب اداکار بنتی جا رہی تھی ۔ آج کل اس سے زیادہ خوش مزاج کوئ کا شکار شندا نہ کا مزاج کل " Bipolar disorder"نہیں تھا ۔ سے پر سکون تھا یہ واقعی معجزہ تھا ۔ اس معجزے میں محبت کی لاش

New Era Magazine

پڑی سر پٹخ رہی تھی ۔ اور شندا نہ پر سکون ہو تے ہو تے بے حال تھی ۔ آنکھوں میں سوز تھا ۔ چہرے پر کچھ کھو نے کا گلال تھا ۔ سب اسے نکاح کی وجہ سے حجاب سمجھ رہے تھے ۔نہیں، یہ ماتم تھا ۔ اور کچھ چہرے ہر حال میں خوبصورت لگتے ہیں چا ہے وہ خوشی میں ہوں یا غم میں بس خو بصورت لگنے کا حق وہ پیدا ئشی طور پر لیکر کر آ تے ہیں۔ شندا نہ وہی خوش نصیب تھی ۔اس بات کا اسے اندازہ نہیں تھا ۔

میری اور نوشیرواں کا نکاح آج صبح مسجد میں ہو چکا تھا میری مسلمان ہو چکی تھی اس کا اسلامی نام مرینہ تھا ۔ وہ بہت خوش تھی ۔ اسے یقین تھا کہ وہ نو شیرواں کے بکھرے ہوئے دل کو سنبھال لے گی ۔ محبت کا میا بی سے اپنا داو کھیل چکی تھی ۔ یہ سب ایسے ہی ہونا لکھا تھا ۔ہما کی زندگی میں تو وہ لوگ ایک نہیں ہو سکے تھےلیکن اس کے بعد ہو گئے تھے ۔ یہ بھی بہت تھا ۔ میری کو کبھی ہما سے جیلسی نہیں ہو ئی تھی بلکہ وہ اس پر رشک کر تی تھی ۔ اکیڈمک لائف میں میری ہمیشہ ہما سے کچھ فرق کے ساتھ آگے ہو تی تھی ۔ شطرنج

میں بھی ہما اکثر ہار جاتی تھی ۔ نو شیرواں اور میری کو اردو بولتی ہما اتنی پسند تھی کہ وہ دونوں گزارے لائق اردو بولنے لگے تھے ۔ ابھی تو انہوں نے پورا پاکستان گھو منا تھا ۔ ہما پہلے چلی گئ تھی ۔ لیکن وہ دونوں پاکستان جائیں گے یہ انہوں نے طے کر رکھا تھا۔

اچھا تو مرینہ صاحبہ کل سے میرے لیے صبح اٹھ کر نا شتہ بنا نے کے" لیے تیار ہیں آپ ؟ "نو شیرواں نے پو چھا تھا ۔ سیاہ شیروانی میں وہ کافی ہینڈسم دکھتا تھا ۔ اتنا ہینڈسم کے میری کے دل کی دھڑکنیں شور کر رہی تھیں۔

"So unromantic "

اپنی بیوی سے بھی کوئ ایسے با تیں کرتا ہے بھلا ؟؟ "سرخ مشرقی جوڑے میں میرے نے ناک بھوں چڑای تھی ۔ اس نے ایک پاکستانی ڈریس خریدا تھا ۔ سخت سر دیوں Eastern شاپ سے نکاح کے لیے اپریل میں رکھی تھی ۔ Reception Party کے باعث انہوں نے وہ دونوں تین ماہ کے لیے ورلڈ ٹور پر جا رہے تھے ۔ نو شیرواں کی پڑھائ مکمل تھی ۔ اس نے کیفے میں ایک دس فیصد پر پارٹنر رکھ لیا

تھا جو میری اور اس کا مشترکہ کزن تھا ۔ وہ پیچھے سے کیفے سنبھال رہا تھا ۔ آخر کار میری کی زندگی میں بہار آ ہی گئ تھی۔ نو شیرواں نے اسے دل سے قبول کیا تھا ۔ شہر محبت کے ایک جوڑے نے اپنی منزل پا لی تھی ۔ اب دونوں کرداروں نے ساری زندگی ساتھ سفر کر نا تھا اور زندگی میں آئے نشیب و فراز سے مل کر نپٹنا تھا ۔

آہا مس رائٹر ویسے یہ کہا نی تم نے خود بنی ہے لیکن ہے دلچسپ میں" مزید سننا چا ہوں گا "محبت کے پر ندے نے گلاب چہروں کی داستان میں بھی قدم رکھ دیا تھا ۔

تم ما نتے ہو نا پھر مجھے تمہاری کہا نیوں کے بغیر بھی میں ایک اچھی" کہانی کار ہوں ‘‘میں نے کہا تھا ۔

ہاں لڑکی! میرا وا سطہ محبت سے ہے ۔ تمہاری کہا نی میں اتنی محبت اور وقت کی جنگ ہو تی ہے جس نے قارئین سمیت مجھے بھی تجسس میں ڈال رکھا ہے ۔ بس پھر میں آجا تا ہوں تم سے سننے "وہ منڈیر پر بیٹھتے ہو ئے بو لا تھا ۔

خیال سے کہیں پھر سر گوشیاں نا کر تے رہنا "میں نے گرین ٹی کا"
گھو نٹ بھرتے ہو ئے کہا تھا ۔

بے فکر رہو ۔ محبت کا پرندہ ہوں ۔ بیوفائ سرشت میں نہیں ہے ۔"
یہ تو انسانو ں کی عادات ہیں ،ہم معصوم پر ندے تو بس دا نہ دنکا چغ
کر محو پرواز ہو تے ہیں اور مختلف برا اعظموں سے محبت کے سفیر بن
کر اہل قلم کو کہا نیاں سنا تےہیں تا کہ محبت کا وجود رہتی دنیا تک قا
ئم رہے "اس نے کہا تھا۔

ویسے آج کچھ زیادہ ہی بول رہے ہو " میں نے اس کی بات کا جواب"
منہ بنا کر دیا ۔ ہماری نوک جھو نک تو معمول کا حصہ تھی ۔

دسمبر کا تیسرا ہفتہ شروع تھا ۔ لاہور میں کڑا کے دار سردی تھی تو
پکوان کھا نے کا سلسلہ عروج پر تھا ۔ کل رات سے ابراہیم سمین آپا
کے گھر تھا ۔ کاشان کو ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب مل گئ تھی
۔جس کی خو شی میں اس نے سمین آپا سے گجریلے کی فر مائش کر دی
تھی ۔وہ صبح سے کچن میں تھیں۔

کتنا کھا تا ہے یہ لڑکا "ابرا ہیم کچن میں دا خل ہو تے بڑ بڑایا تھا ۔"
چا ئے لو گے ابرا ہیم "کچن کی سلیب پر ڈھول بجا تے ہو ئے کا"
شان کی کسی بات پر ہنستے ہوئے سمین آپا ابراہیم سے مخا طب تھیں۔
بالکل لوں گا آپ تو دبلی پتلی ہو گئیں ہیں "ابرا ہیم نے ان کا بغور "
جائزہ لیا تھا ۔

تم منیزہ کو اس کی سہیلی کے گھر چھوڑ آو اسے گھنٹے کا ہی کام ہے تو
پھر وہیں بیٹھ جا نا ۔ گجریلا شام سے پہلے تیار نہیں ہو نے والا "سمین
نے کا شان کو کچن سے بھگا یا تھا۔ ہاتھ میں گا جر لیے وہ اپنا سا منہ
لیکر رہ گیا تھا ۔

جو حکم میری بلبل "کاشان نے کہا اور کچن سے بھا گ گیا ۔"
ذرا ٹھہر بدتمیز ماں کو بلبل بنا دیا ہے "انہوں نے کفگیر ہلاتے ہوئے"
کہا تھا ۔ ابرا ہیم ہنس دیا ۔ سمین کے گھر کا ما حول اسے بہت پسند تھا ۔
کسی بھی قسم کی ریا کاری سے پاک تمام لوگ مل جل کر رہتے تھے ۔
جبکہ سفینہ لاج میں تو ابرا ہیم اور تنویر علی خان کی آپس میں مخا
لفت ختم ہو نے میں نہیں آ تی تھی ۔

New Era Magazine

ہاں جی باس! اب میرے لیے کیا حکم ہے ؟ "برینڈڈ پیچ کلر میں"
سلک کا جوڑا پہنے سمین نے چائے کا کپ کچن ٹیبل پر رکھتے ہوئے پو
چھا تھا ۔

حکم کیا آپ حکمت عملی بنائیں "ابراہیم نے کہا تھا ۔"

ایک لڑکی کی زندگی کا معاملہ ہے ۔ دوسرا تحریم کا سسرال ہے ۔"

ابراہیم میری مانو تو پیچھے ہٹ جاو "سمین کو ابراہیم کے تیور خطر
ناک لگے تھے ۔

" آپا آپ یہ کیوں نہیں کہتی ہیں کہ ابراہیم اپنے آپکو گولی مار دو"
ابراہیم نے بے تاثر چہرے سے کہا تھا۔سمین کو ہول اٹھنے لگے ۔
ایسی حالت ابراہیم کی انہوں نے کبھی نہیں دیکھی تھی ۔

میرے رقیب نے سرعام میری محبت اور غیرت کا تماشہ بنا یا ہے"
۔ میں شندانہ کو حاصل کرکے رہوں گا ۔ اس لیے نہیں کہ مجھے
ضدہے ۔ اس لیے کہ ابراہیم علی خان کے لیے وہ اتنی ضروری ہے
جتنا زندہ رہنے کے لیے سانس لینا ضروری ہے ۔جب میں یہ سوچتا
ہوں کہ وہ کسی اور کی دسترس میں ہے میری رگوں میں ابلتا خون

New Era Magazine

منجمند ہو نے لگتا ہے ۔ اور مجھ پر موت کی غشی طاری ہو نے لگتی ہے "ابرا ہیم نے ایک ہی سانس میں بات مکمل کی اور چا ئے پینے لگا ۔ سمین سر پکڑ کر بیٹھی تھیں۔ باپ بیٹے کی بنتی نہیں تھی مگر عادات ایک جیسی تھیں۔ صرف مشا غل میں فر ق تھا ۔ ابرا ہیم نے اس بار تو واقعی انہوں مشکل میں ڈال دیا تھا ۔ جس کا بظاہر کوئی حل نہیں تھا ۔

کوئی اور لڑکی بھی تو اسے پسند آ سکتی تھی میرےمالک! "سمین بڑ" بڑائی تھیں ۔ ابرا ہیم اب ڈبے میں پڑی کو کیز کھارہا تھا ۔ ہر بات سے لا پروا وہ بے حس لگتا تھا۔

تمہارا یہ کردار بہت پیچیدہ ہے "میں نے وقفے کے لیے قلم رکھا تو" کھڑ کی میں بیٹھا ہواپرندہ بو لا تھا ۔

تم پھر آ گئے "میں نے کہا تھا ۔"

ہاں با لکل ۔۔ "اس نے پر جھٹکے تھے ۔"

"ویسے غیر قا نو نی کام ہے زبر دستی کسی رائٹر کی کہا نی پڑھنا ۔۔۔"

میں نے اسے گھورا تھا ۔

محبت سے اجازت لیکر آیا ہوں مس رائٹر ۔۔۔۔ "اسنے آنکھیں دکھائ" تھیں۔

جواباً میں مسکرادی تھی ۔ محبت ایک آفاقی جذبہ تھا ۔ اس پر تمام زندہ روحوں کا حق تھا۔ اور محبت کا پرندہ تو ویسے ہی پاکیزہ تھا ۔ میرا قلم ایک بار پھر سے رواں تھا۔

یہ محبت خود کیا کم تھی جو اب شہر محبت میں اپنے سفیر بھی بھیجنے لگی ہے "وقت نے شکوہ کیا تھا ۔

کل شام میں ابرا ہیم سے مل کر خاور رات اپنے گھر چلا گیا تھا ۔ اسے ایک ہفتے کا آف تھا ۔ کوئٹہ میں لاہور سے بھی زیادہ سردی تھی ۔ وہ اپنے کمرے میں گرم بستر میں محو خواب تھا کہ اس کے بڑے بھائ نے اسے جگایا تھا ۔

وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا تھا ۔

New Era Magazine

اماں جان کی طبیعت خراب ہے ۔وہ تمھیں بلا رہی ہیں بھائی نے کہا" تھا ۔خاور کر دل اچھل کر حلق میں آ گیا ۔ شکن زدہ سیاہ قمیض شلوار میں وہ صو فے پر پڑی شال لپیٹتا ہوا بھائی کے پیچھے ہو لیا تھا ۔

خاور کی والدہ دل کی مریض تھیں۔ سر دیوں میں ان کی طبیعت کا فی بگڑ جا تی تھی ۔ اب بھی انجائنا کا اٹیک ہوا تھا ۔ تما م اولاد بہوئیں اور پو تے پو تیاں ان کے گرد جمع تھے ۔ ان کے گھر جوائنٹ فیملی سسٹم تھا لیکن پورشن الگ تھے ۔ سب کا کھانا پکا نا الگ تھا ۔ خاور کا دل تھا کہ وہ بھی جوائنٹ میں رہے گا شادی کے بعد اگر اس کی پوسٹنگ یہاں ،کہیں پاس میں ہوئی تو۔ انسان سو چتا کیا ہے اور ہو کیا جا تا ہے بس یہی زندگی ہے اور اس نے ایسے ہی چلنا ہے ۔

سمین آپا کے لاکھ سمجھا نے کے با وجود ابرا ہیم اپنی ضد سے پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا ۔ و ہ حماد کو راستے سے ہٹا کر ہی شندا نہ کے گھر رشتہ بھیجنا چا ہتا تھا ۔

اس کی ہمت کیسی ہوئی ۔۔۔ "بار بار یہ سوال اس کا منہ چڑاتا تھا اور" وہ بے حال ہو نے لگتا تھا ۔ دل تھا کہ سنبھلنے میں نہیں آرہا تھا ۔ اور کچھ نا سو جھا تو شدا نہ کو پیغام بھیج دیا ۔

ایک تم نہیں ہو پاس میرے
ورنہ دنیا میں کیا کیا نہیں ہوتا
ہاں تکلف تو حا ئل ہے ہمارے بیچ
اے ہمدم !اتنا بڑا تو حو صلہ نہیں ہوتا
ساتھ رہتے تو دکھ سکھ با نٹتے
اب مجھ سے روز دوریوں کا گلہ نہیں ہوتا
ہاں رنجیش بھی ہیں درمیاں میں حائل
اک تجھ سے ہی تو میرا سا منا نہیں ہوتا
معلوم ہے تیرے روپوش ہو نے کی وجہ
اک دل ہے کہ اسے تجھے دیکھے سوا آسرا نہیں ہوتا
تو بیوفا نہیں ہے ہم یہ تسلیم کرتے ہیں
مگر اس دربار دل میں حساب نہیں ہوتا

New Era Magazine

ہاں محبت اذیت بن کر تیری رگوں میں دوڑتی ہے

اک میں ہوں کہ مجھے جینے کا حوصلہ نہیں ہوتا

ترے شکوے گلے کبھی جائز نہیں لگتے

اس دل لگی میں حائل کوئی دوجا نہیں ہوتا

محبت روح کی ہے لازم غذا

اس خوراک کے بغیر گزارا نہیں ہوتا

میں پہروں تیرے تصور سے ہوں مخاطب

تیرے بغیر ایسے تو میرا حوالہ نہیں ہوتا

اک تم نہیں ہو پاس میرے

ورنہ دنیا میں کیا کیا نہیں ہوتا

وہ ملتان کے لیے نکل گیا تھا ۔ ثمین آپا سے لڑ جھگڑ کر ۔ انہیں پتا تھا بھوت اترنے پر خود ہی معافی مانگے گا ۔

شندانہ نے کافی دن بعد فون کھولا تو پیغامات کی بھرمار تھی ۔ سب نے مبارک باد کے میسجز بھیج رکھے تھے ۔کزنز نے تصاویر شئیر کی

تھیں۔ ان تصا ویر میں اسے کوئ دلچسپی نہیں تھی۔ یہ اس رات کی تھیں جب اسے حماد کے نام کر دیا گیا تھا۔وہ پیغامات دیکھتیجا رہی تھی کہ جھٹ سے ابرا ہیم کا پیغام مو صول ہوا نمبر "زندگی "کے نام سے سیو تھا۔

نظم پڑھ کر رو نے بیٹھ گئ۔ ہاں دنیا میں کیا ممکن نہیں تھا۔ صرف ابرا ہیم کی دسترس میں ہونا نا ممکن بنا دیا گیا تھا۔

ابرا ہیم! "اس نے پکارا اور بستر پر گر گئ۔ یہ محبت کیسے کیسے امتحان" لیتی ہے۔

ہہنہ اس لیے میں تم سے کتراتا ہوں "وقت نے سسسکتی ہوئ شندا نہ" سے کہا تھا۔

میں تو اسے پیغام بھیجنے کا حق بھی کھو چکی ہوں "شندانہ نے فون پٹخ" دیا تھا۔ اب کئ گھنٹے عذاب میں گزرنے تھے۔

یہ شخص میرے سا منے کیوں آتا ہے ؟اپنی مو جودگی کا احساس کیوں" دلاتا ہے ؟ "وہ پھر رو نے لگی تھی۔ متورم آنکھیں ، بکھرے ہوئے بال دوپٹے سے بے نیاز وہ کسی لٹی پٹی ریاست جیسی دکھ رہی تھی جس

Heart King کو مات ہو گئ تھی ۔ ابرا ہیم جو اس کا King کے تھا اسے مات ہی تو ہوئ تھی ۔ شندا نہ ایک بار پھر سسکنے لگی ۔

خاور کوئٹہ سے واپس آچکا تھا۔ اس کی والدہ کی آئے روز طبیعت خراب رہتی تھی ۔ انہوں نے خاور کے سسرال میں جلد شادی کی بات کی تھی ۔ خاور خود بھی پریشان تھا ۔ ابرا ہیم بھا ئیوں جیسا عزیز تھا اس کی بیوی کی وفات کو عرصہ ہی کتنا گزرا تھا۔ لیکن امی بضد تھیں۔

علینہ صبح سے آف لائن تھی اس سے کوئ بات نہیں ہو سکی تھی ۔ علینہ کہاں ہو ؟؟؟ "اس نے پھر سے میسج کیا تھا ۔ دوسری طرف" سے ہنوز خا موشی تھی ۔

ابرا ہیم روڈ ڈرا ئیو نگ کا دلدادہ تھا ۔ وہ ٹھو کر نیاز بیگ تک ہی پہنچا ہو گا کہ ایک گا ڑی نے موڑ لی اور اس کی پراڈو کے سامنے کھڑی کر دی ۔ یہ گاڑی اکثر سمین کے گھر ہو تی تھی ۔تنویر علی آئے روز لاہور آ تے تو یہ زیر استعمال ہو تی تھی ۔ وہ چونک گیا تھا ۔

گاڑی سے نکلنے والا کوئی اور نہیں طلحہ تھا ۔ اسے خوش گوار حیرت ہوئی تھی ۔

بڑے لوگ تو ہم سے ملے بغیر جا رہے تھے ۔۔۔ "گلے ملتے ہوئے" طلحہ نے شکوہ کیا تھا ۔

ہاں بس دنیا کے جھمیلے ختم ہی نہیں ہو تے ہیں "ابرا ہیم نے کہا" تھا ۔

خیریت ۔۔۔ "طلحہ نے پوچھا تھا ۔"

بس ٹھیک ہے "ابرا ہیم اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔"

ویسے ہمارے درمیان با تیں چھپانے کا رواج تو کبھی نہیں رہا" ۔۔۔۔ "طلحہ نے خفگی بھرے لہجے میں کہا تھا ۔

بتاوں گا تم ملتان چلو ساتھ رواحہ کی شادی بھی ہے ۔ آرام سے بیٹھ" کر تفصیل سے گفتگو کریں گے ''ابراہیم نے کہا تھا ۔ طلحہ کو کچھ کھٹکا تھا ۔

سمل سے ملنا ہے کل دن میں ۔ پھر پہلی فلائٹ پکڑ کر تیرے پاس" آتا ہوں ۔۔۔ "طلحہ نے نڈھال سے ابرا ہیم کو دیکھا تھا ۔

اس کو بھی لے آنا ‘‘ابراہیم نے خاور کا کہا تھا ۔"

ہاں ٹھیک ہے ۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔ وہ قریبی ریسٹورنٹ میں آگئے" تھے ۔ طلحہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ معا ملہ دل کا ہی تھا ۔

---.

شندا نہ کے لیے سنبھلنا بہت مشکل تھا ۔ حماد کے والد چلے گئے تھے جبکہ والدہ یہاں تھیں۔ ۔شادی چند ماہ کے لیے ملتوی کر دی گئ تھی ۔ حماد کی آج کل تمام تو جہ کا مرکز شندا نہ تھی ۔ جس سے شندا نہ چڑ رہی تھی ۔ اسے با لکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ لیکن وہ چپ چاپ صبر کے گھونٹ بھر رہی تھی۔

نیازی منزل کا بیک ٹیرس آج کل شندا نہ کا مسکن تھا ۔ وہ ہر وقت اڑتے ہوئے پرندوں کو دیکھتی رہتی یا پھر درختوں کو گھورتی تھی ۔ رزلٹ آنے والا تھا ۔ باقی تو فراغت تھی اور ابرا ہیم کی یاد تھی ۔ وہ جتنا زہن سے جھٹلانا چاہتی تھی وہ اتنا ہی یاد آتا تھا ۔ شندا نہ جا نتی تھی کہ وہ گناہ کر رہی ہے مگر کیا کرتی وہ مجبور تھی ۔ اور ایسی مجبور تھی کہ دل سہم گیا تھا ۔

آہ ابرا ہیم تم آئے ہی نا ہوتے زندگی میں " شندا نہ بڑبڑائی تھی ۔"
کیسے نا آتا ، مجھے تو آنا ہی تھا "کہیں سے آواز سنائی دی تھی ۔ اس"
نے آنسو پیچھے جھٹکے اور کمرے میں چل دی ۔

ایک یاد ہے کہ اذیت ناک ہے
دوسرا دل ہے کہ مانتا نہیں
تم سے شناسائی کے بعد اے جان وفا!
ہم جی تو رہے ہیں مگر
کچھ اچھے یہ حالات نہیں
شاید ہمارا ساتھ اتنا تھا
لمحوں نے خطا کی تھی
برسوں نے سزا دی ہے
اب تو تجھ سے ملنا خواب و خیال ہوا
اب تو ہم نے بھی اداکاری کی قسم کھائی ہے

ابرا ہیم ملتان تھا ۔ سفینہ لاج میں ہلچل تھی ۔ بچوں کے ساتھ وقت کٹ جا تا تھا ورنہ اکیلے میں تو وحشت ناک سناٹے تھے جو جان کا عذاب تھے ۔

کیا بنے گا؟ "ابرا ہیم کو یہ سوال گھن کی طرح کھا ئے جا رہا تھا ۔" رواحہ کی آج رات مہندی تھی ۔ بچے سو گئے تو وہ باہر کھیتوں میں چلا آیا تھا ۔ اسکن شلوار قمیض کے اوپر سیاہ شال اوڑھے آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر چل رہا تھا ۔

وہ کیا کر رہی ہو گی اب ؟ کیا مجھے یاد کر تی ہو گی "وہ بڑ بڑایا تھا ۔" ہہننہ اس دم چھلے حماد سے وقت ملے گا تو ہی وہ مجھے سو چے گی ۔" فی الحال تو میں کوئی حق نہیں رکھتا ہوں ''پھر اس نے خود ترسی کے عالم میں جواب دیا تھا ۔ وہ نہر تک آگیا تھا ۔ پھر دوبارہ اس نے قدم سفینہ لاج کی جا نب بڑھا ئے تھے ۔ شام کے سائے گہرے ہونا شروع ہو گئے تھے۔

سمل اور طلحہ کی آج ملاقات تھی ۔ سمل نے آج پاپا سے طلحہ کو ملوانا تھا ۔

تھا مگر تھوڑا سا ڈر اسے بھی تھا ۔ بلیک Confident طلحہ ویسے تو تھر پیس جوڑے پر ٹائی لگائے وہ واقعی اچھا لگ رہا تھا ۔

اگر وہ سمل کے پاپا کو پسند آجا تا تو تب ہی بات آگے بڑھ سکتی تھی ورنہ تو۔۔۔؟؟؟؟،

شام میں پانچ بجے زرا جھجھکتی سمل پاپا کو لیکر ہالیڈے ان میں دا خل ہوئی تھی ۔ وہ آج شلوار قمیض کے ساتھ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی ۔ طلحہ اسے پہلی نظر میں ہی مل گیا تھا ۔ جن سے دل ملتے ہوں پورے منظر میں نگاہ صرف ان پر ہی ٹکتی ہے ۔ سمل کی بھی ٹک گئ تھی ۔ اس نے بڑی مشکل سے نگاہ ہٹا ئ تھی ۔ یہ تین دنوں میں دوسری ملاقات تھی ۔

شیرازی صاحب نے سامنے دیکھا اور مسکرا دیئے بیٹی کی پسند پہلی نظر میں انہیں بھی پسند آئ تھی ۔

اسلام علیکم "!طلحہ مصا فحہ کر نے کے لیے کھڑا ہو گیا تھا ۔"

وعلیکم السلام! "شیرازی صاحب نے جواب دیا تھا۔"

کیسے ہو بیٹا ۔۔۔ "انہوں نے خودچھا تو طلحہ حال احوال بتا نے لگا تھا"

۔

بیٹھیے انکل "طلحہ نے مودبانہ گزارش کی تھی ۔ سمل بھی بیٹھ گئی"

تھی ۔ طلحہ نے دیکھا اس کی پیشانی پر ہلکا سا پسینہ تھا ۔

آہ تو یہ بھی ڈری ہوئی ہے "اس نے سوچا اور مسکرا دیا ۔"

شیرازی صاحب تفصیلی جائزہ لے رہے تھے ۔ لڑکا انہیں پسند آیا تھا

۔

ملاقات خوشگوار رہی تو طلحہ اور سمل کو بھی حوصلہ ملا تھا ۔

طلحہ انہیں سی آف کرنے کے بعد خاور کے پاس گیا تھا ۔

خاور اپنی پریشانی لیکر بیٹھا تھا ۔

تم دونوں کے الگ بکھیڑے ہیں ۔۔۔ "طلحہ کا دل چاہا سر پیٹ لے ۔"

ابراہیم نے تمھیں کیا بتایا ہے ؟ "خاور نے پوچھا تھا ۔

اس ڈرامے باز نے کچھ نہیں بتا یا ۔لیکن یہ تو پتا ہے کسی ظالم حسینہ" پر دل آگیا ہے ۔اپنا یار غم زدہ محبوب بنا ہوا ہے ۔ دونوں چلتے ہیں ملتان پھر بتائے گا وہ ۔۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔

وہ ابھی ملاقات کی سر شا ری میں تھا تو نوٹ ہی نہیں کر پا یا تھا کہ خاور کو ابرا ہیم کے تمام حالات سے آگا ہی تھی ۔

یار امی کی طبیعت خراب رہتی ہے۔ روز ملتان فون کیا ہوتا کہ شادی" کی ڈیٹ دیں ۔ میں پر یشان ہوں۔ ہما کی ڈیتھ کو عر صہ ہی کتنا ہوا ہے ۔۔۔ "خاور زچ ہو تے ہوئے بولا ۔

ہاں لیکن مشیت ایزدی ہے ۔ تو سادگی سے شادی کر لے۔ کس لیے" اینٹھ کر بیٹھا ہے سانڈھ ۔۔۔ "طلحہ نے اسے لتاڑا تھا ۔

ہاں ایک یہ ٹینشن ہے کہ میں دوست کی مری ہوئی بیوی کے غم" میں ہوں ایک عا شق صا حب ہیں کہ انہیں اپنی محبت کی پڑی ہوئی ہے ۔ میں ہی زچ ہوں سب کی سن سن کر ۔۔۔"

اچھا سچ سچ بتا معا ملہ کیا ہے ؟؟؟ "طلحہ نے آنکھیں دکھائی تھیں۔"

New Era Magazine

ہاں ہے تو وہی بتا ئے گا ۔۔۔ "خاور نے آنکھیں ما تھے پر رکھ لیں"
تھیں ۔

بتا تا ہے یا ملتان کا ٹکٹ پھاڑ دوں ۔۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔"

خاور چیخا اور اس کی جیب سے والٹ جھپٹا تھا ۔

دونوں اب چیخ رہے تھے ۔ کافی عر صہ بعد یہ منظر تھا ۔ اور دلکش
تھا ۔ دوستی ایسی ہی ہو نی چا ہیے ۔ دل کو چھوتی ہوئی ۔ روح کو چھیڑ
تی ہوئی۔

خاور نے اسے تمام تفصیلات راستے میں بتائی تھیں۔ مگر یہ ذکر گول کر
گیا کہ لڑ کی کون تھی ۔

یار یہ تو ظلم ہوا کم بخت نے ہما کے ساتھ رہنے کی لاجواب ایکٹنگ"
کی ماننا پڑے گا ہمارا یار ہے ۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔

ہاں واقعی ۔۔۔۔مجھے کئی بار لگا تھا کہ ابرا ہیم خوش نہیں ہے مگر میں"
نے وہم جا نا تھا ۔۔۔ "خاور نے کہا تھا۔

بے شرم آدمی خودہی تڑپتا رہا کچھ ہمیں بھی بتا تا ۔۔۔ "طلحہ نے"
القابات سے نوازنے کا سلسلہ جا ری رکھا ہوا تھا ۔

ہے تو ایسا گھنا اور مینا بن جا تا ہے ۔اس کو چھوڑیں گے نہیں "

۔۔۔۔ "خاور نے جواب دیا تھا ۔

یار کا فی عر صے بعد ملیں ہیں سچ میں مزہ آرہا ہے ۔ رو ا حہ کا ولیمہ "

کھائیں گے ۔۔۔۔ "طلحہ نے کہا خاور اسے بتا چکا تھا ۔

ہاں سہی تو بھی لگتا ہے بہت ٹھو نسنے لگا ہے "خاور نے جواب"

دیا تھا۔

یار کس کا ہوں ۔۔۔۔ "طلحہ نے ہنس کر ایک دھمو کا جڑ دیا تھا۔"

یہ جہاز ہے بھا ئ ۔۔۔۔ "خاور اب بازو پر ہاتھ رکھے بڑ بڑا رہا تھا۔"

طلحہ ہنس دیا اور سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لی ۔

نیازی منزل سے تمام مہمان جا چکے تھے ۔ دسمبر کا آخری ہفتہ لگا ہوا تھا ۔ ضلع سوات میں بہت سردی تھی ۔ تحریم کی طبیعت کبھی ٹھیک ہو تی تو کبھی خراب ۔ شندا نہ اور تحریم کے پاس بو لنے کے لیے کوئ مو ضو ع نہیں تھا ۔ دونوں بس چپ چاپ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھے جا تی تھیں۔

شندا نہ کہاں ہو ؟؟؟؟ "وہ لائبریری میں تھی کہ حماد چلا آیا ۔ شندا"
نہ نے مڑ کر دیکھا تھا ۔

کچھ پکا نا آتا ہے تمہیں ؟؟ "وہ پوچھ رہا تھا ۔"

مطلب ؟؟ "وہ چونکی تھی ۔"

مطلب کچھ کھانا پکانا وغیرہ ان پاستا نوڈلز کے علاوہ ۔۔۔۔ "حماد نے"
گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اسے کہا تھا ۔

ہاں کافی دیسی ڈشز بنا لیتی ہوں ۔۔۔ "براون وولن کے جوڑے میں"
شندا نہ نے پلکیں جھپکائی تھیں۔

حماد مسکرا دیا ۔ یہ دلکش پری اس کی تھی ۔ یہ کتنی
Innocent ہے ۔

نہیں کرتا ہے ۔۔ "وہ دل ہی " Deserve "وہ ابراہیم بالکل یہ"
دل میں بڑ بڑا یا تھا ۔

کیا کھائیں گے آپ۔۔۔۔ "شندا نہ نے اس کی نظروں سے گھبرا کر"
پوچھا تھا ۔

New Era Magazine

چکن فرائیڈ رائس ساتھ میں کباب ۔یہ آسان ترا کیب ہیں ۔۔ "حماد" نے کہا تھا ۔

آپکو کیا لگتا ہے کہ میں مشکل نہیں بنا سکوں گی ۔۔۔ "شندا نہ نے" سوالیہ نظروں سے پو چھا تھا ۔

مجھے یقین ہے تم بنا لو گی ۔ تم نے اتنا مشکل میرا دل جو اتنے سالوں" "سے کسی پر نہیں آیا تھا وہ جیت لیا ہے تو پھر یہ کیا بات ہے ۔۔۔ حماد نے ٹیبل پر رکھا ہوااس کا ہاتھ تھپکا تھا۔ وہ سرخ ہوئی تھی وہ ہنس دیا ۔

اب اس وقت بنا نا ہے کیا ؟؟؟ "شندا نہ نے وقت دیکھا رات کے" بارہ بجنے والے تھے ۔ شاید حماد نے ڈنر نہیں کیا تھا ۔

"ہاں اسی وقت ، میں بڑی اماں کے پاس ہوں تم وہاں آجا نا ۔۔۔۔"

وہ جاگ رہی ہیں کیا ۔۔۔۔؟ "شندا نہ نے پو چھا تھا ۔"

ہاں وہ دن میں سو ئی رہی ہیں تو اب انہیں نیند نہیں آرہی تھی ۔ " میں نے روم کی لائٹ جلتی دیکھی تو پہنچ گیا ۔ ہم با تیں کر تے رہے ۔ انہوں نے بھی رات کا کھا نا نہیں کھا یا تھا ہمیں بھوک لگ گئ ۔

پھر بڑی اماں کے مشورے پر میں ما بدولت کے پاس آیا ہوں ۔ میں نے کہا تھا کہ پھر کبھی فر مائش کروں گا ۔ وہ کہنے لگیں کہ وہ تمہاری بیوی ہے تم اب حق رکھتے ہو ۔۔۔ "حماد نے کہا تھا ۔ وہ باتیں کر تے کرتے کچن میں آ گئے تھے ۔

شندا نہ اس کے لیے مکمل انٹر ٹینمنٹ پیکج تھی ۔ وہ نکاح کے بعد سوات میں تھا ۔ ایک دن بھی کہیں با ہر نہیں نکلا تھا ۔ جبکہ دوسری طرف شندا نہ کے دل میں نفرت جا گی تھی ۔ وہ چا ہتے ہوئے بھی حماد کے لیے مخلص نہیں ہو پا رہی تھی ۔ دل تو بس ابرا ہیم میں اٹکا رہتا تھا ۔

یہ حماد چلا کیوں نہیں جا تا ۔۔۔ "کچن میں جا تے ہوئے شندا نہ یہی" سوچ رہی تھی ۔

آج تو ا سے مزہ چکھاوں گی میں ۔۔۔ "وہ بڑ بڑاتی ہوئی فریج سے" بوائلڈ رائس کا پیکٹ نکال رہی تھی ۔ نیازی منزل میں چاول بہت کھا ئے جا تے تھے اس لیے اکثر ہی فریج میں بوائلڈ رائس کے ایک سے دو پیکٹ ہو تے تھے ۔ ابھی دس بجے تھے ۔

"بس ایسے کھلاوں گی کہ پھر کبھی فر مائش نہیں کرو گے ۔۔۔۔۔"

شندا نہ نے دانت پیستے ہوئے مصا لحہ جات نکا لے تھے ۔ ریفریجیریٹر کا ہی ہوتا تھا تو چاول الگ الگ اور کھلے Temperarure Mild ہوئے تھے ۔ حماد مسکرا تے ہوئے ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا ۔ وہ خود بھی سفر میں رہنے کی وجہ سے کو کنگ جا نتا تھا ۔

کا فی دنوں بعد آج ایک سوچ نے شندا نہ کا موڈ بحال کر دیا تھا ۔

لڑکا اچھا ہے ۔۔۔ "رات فنکشن میں کھانا کھا تے ہوئے شیرازی" صاحب بو لے تھے ۔

ہاں نا ۔۔۔۔ "سمل نے کہا تھا وہ ہنس دیئے ۔"

ہو سکتا ہے کہ اس کا تعلق عاشر کی بیوی صنو بر کے خا ندان سے ہو" انہوں نے کہا تھا ۔ "

وہ بھی تو سوات کی ہیں اور شاید کاسٹ بھی سیم ہے ۔۔۔ "سمل" نے گرم جو شی سے کہا ۔

مگر مجھے ایک ڈر ہے ۔ ایسی جا بز میں زندگی کا کوئی بھرو سہ نہیں"
ہوتا ہے ۔۔۔۔ "انہوں نے کہا تھا ۔
سمل کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے ۔

"Papa! He is my every thing "

وہ بڑ بڑائی تھی ۔
تم پریشان مت ہو مجھے لڑکا پسند ہے ۔ زندگی موت سب اوپر والے"
کے ہاتھ میں ہے ۔یہاں سے جا کر ہی معا ملات طے ہوں گے ۔ میں
عا شر سے آج پتا کرتا ہوں ۔۔۔ "انہوں نے تسلی دی تو سمل مسکرا
دی تھی ۔ وہ کھا نا کھا کر عاشر کو ڈھو نڈنے چل دیئے تھے ۔
ارے تم یہاں اکیلی بیٹھی کیا سوچ رہی ہو ۔۔۔ "فر حین کشمیری"
چائے کا کپ لیے سمل سے مخا طب تھی ۔
پاپا تھے ابھی گئے ہیں میں بس ویسے ہی اٹھنے کا سوچ رہی تھی ۔"
۔۔۔ "سمل نے کہا تھا ۔ صنو بر بھا بھی کی بہن سے سمل کی چند دنوں
میں اچھی دوستی ہو گئی تھی ۔
تمہارا یہاں کب تک رہنے کا پلان ہے ۔۔۔ "سمل نے پو چھا تھا ۔"

میرا کوئ خا ص نہیں میں ولیمہ کے اگلے دن چلی جاوں گی ۔ امی ابا"
عمرہ پر ہیں میں تو یہاں سے سوات جاوں گی ۔۔۔۔ "فر حین حسب
معمول نان اسٹاپ بو ل رہی تھی ۔

ہمم تمہارے تو مزے اتنی خو بصورت جگہوں پر ہر وقت جاتی رہتی"
ہو۔۔۔۔۔۔ .سمل نے کہا تھا ۔

ہاں تم بھی چلو مزہ آئے گا ۔۔۔۔ "فر حین نے دعوت دی تھی ۔"

ہاں ضرور کبھی آوں گی ،،سمل نے جواب دیا تھا ۔"

فر حین اب اسے کوئ سوات کا قصہ سنا نے لگی تھی ۔ وقت کے ساتھ
سردی بڑ ھتی جا رہی تھی ۔

وہ لوگ ملتان پہنچ چکے تھے ۔ڈرا ئیور انہیں ائیر پورٹ سے لینے آیا
تھا ۔

دیکھ ہمیں لینے نہیں آیا وہ۔۔۔ "طلحہ نے خاور سے کہا تھا۔"

یار رو ا حہ کی مہندی پر ہو گا ۔ وقت دیکھ رات کے بارہ بج رہے
ہیں۔۔۔ "خاور نے کہا تھا ۔

New Era Magazine

ہاں چلو پھر ۔۔۔ "وہ دونوں سامان اٹھائے گا ڑی میں بیٹھ گئے تھے ۔"

ویسے بھو ک لگی ہے ۔۔۔۔ "خاور نے کہا تھا ۔"

روا حہ نے ہمارے لیے ضرور کھا نا رکھوایا ہو گا ۔۔۔۔ "طلحہ کو بھی" لگی تھی ۔

انہوں نے سات بجے بس سرسری سا کھا یا تھا ۔ جہاز میں انہیں بھوک نہیں لگی تھی ۔اب پیٹ میں چو ہے دوڑنا شروع ہو چکے تھے ۔

رواحہ کے گھر پر رونق مہندی کی تقریب جا ری تھی ۔ کل دن میں بارات تھی اور پر سوں ولیمہ تھا ۔ ابرا ہیم تو خا موشی سے سب دیکھ رہا تھا۔ بس مجبوری تھی ۔ بہت آنا جانا تھا ورنہ وہ کہاں ایسی تقریبات میں جانا پسند کرتا تھا ۔

بارہ بجے کے بعد فرا زیہ بیگم نے اسے گھر ڈراپ کرنے کا کہا تو وہ جان چھڑوا کر بھا گا تھا ۔

ڈرا ئیور کسی کام سے ملتان گیا ہوا تھا تو ابرا ہیم نے تا کید کی تھی کہ و ہ ان دونوں کو لیتا آئے گا ۔ روا حہ نے ساتھ کھانا بھیجا تھا ۔

آدھے گھنٹے میں وہ سفینہ لاج میں تھے ۔

طلحہ اور خاور مزے سے ابرا ہیم کے بیڈ روم تھے ۔ وہ لوگ ٹیبل پر بیٹھے فروٹس کھا نے میں مصروف تھے ۔ رواحہ سے فون پر معذرت کر چکے تھے کہ کل آئیں گے ۔ اب ابراہیم کا انتظار تھا ۔

آ گئے ہو بد تمیزو "!ابرا ہیم کھلے ہوئے دروازے سے داخل ہوا تھا"

اسلام علیکم " !دونوں با جماعت بو لے تھے ۔"

وعلیکم السلام ۔۔۔۔ ''ابراہیم نے کہا اور کمرے کا حال دیکھنے لگا۔"

ساری جگہ پر فروٹس کے چھلکے تھے ۔ ڈرائ فروٹس سے کھل کر انصاف کیا گیا تھا ۔

جا ہل عوام "!ابرا ہیم چیخا تھا ۔"

انسان بن ظالم ساس نا بن۔۔۔۔ "خاور نے کہا تھا۔"

اب اسے کون صاف کرے گا ۔۔۔۔۔ "ابرا ہیم کو کوفت ہوئ تھی ۔"

فرا زیہ بیگم شور سن کر چلی آئ تھیں۔

آنٹی ۔۔۔ "دونوں گلے لگ گئے تھے ۔"

وہ خوش ہو گئیں۔ یہ دونوں انہیں ابرا ہیم جتنے عزیز تھے ۔

"تم لوگ ڈائننگ روم میں آجاو میں کھانا لگوا تی ہوں۔۔۔"

وہ بو لی تھیں۔

جی ابھی آتے ہیں ۔۔۔ "دونوں نے فر ما برداری سے جواب دیا تھا ۔"

میں تھکی ہوئی ہوں بیٹا صبح ملاقات ہو گی ۔۔ "انہوں نے کہا اور وہ"

چل دیں۔ دونوں نے احتاماً سر جھکا ئے تھے ۔

اب یہ سر کھا ئیں گے ۔۔۔ "ابرا ہیم بڑ بڑا یا تھا ۔"

محبو بہ کے غم سے نکل کیوں نہیں رہا تو ۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔"

ابرا ہیم نے اسے گھو را تھا ۔

وہ تینوں ڈا ئننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے ۔

ویسے کا فی عر صہ بعدایسا ہوا تھا ۔

کھا نے میں مٹن ، بر یانی ، بروسٹ ، زردہ ، کھیر سلاد اور را ئتہ تھا

۔

بہت لذیذ کھا نا ہے ۔۔۔ "خاور نے تبصرہ کیا تھا ۔"

تو ٹھو نسو تمہیں کس نے روکا ہے ۔۔۔ "زردہ کھا تے ہوئے ابرا "

ہیم نے اسے آنکھیں دکھا ئی تھیں۔

"بس سوات میں یہی آنکھیں دکھانے کا کام سیکھا ہے کیا ۔۔۔۔"

طلحہ نے کہا تھا ۔

نہیں صرف یہ نہیں آنکھیں چار بھی وہاں ہی کی ہیں ۔۔۔ "خاور کی"

' زبان پھسلی تھی ۔

کیا ؟؟ "طلحہ کو حیرت ہوئی تھی ۔ ابراہیم نے اسے پھر گھورا تھا ۔"

مجھ سے صبر نہیں ہو رہابتاو ۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔ "

کھا نا کھا لو ۔۔۔ "ابراہیم نے کہا تھا اور پھر جھک کر کھانے لگا تھا ۔"

طلحہ نے اسے گھورا تھا ۔ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کھا نا کھانے سے زیادہ ضروری اسے کوئی کام نا ہو۔

طلحہ اب کھیر نکال رہا تھا ۔

بر یا نی کھا لو ۔۔۔ "ابراہیم نے ڈش بڑھائی تھی ۔"

نہیں بس پیٹ فل ہے تھوڑی سی کھیر کھاوں گا "طلحہ نے کہا تھا"

۔

New Era Magazine

ابرا ہیم مزید کھا رہا تھا ۔ ما ہر نفسیات کے مطابق اگر کوئ معمول سے ہٹ کر کھا رہا ہے تو وہ کسی الجھن میں ہے وہ واقعی تھا الجھن میں ۔

کھانا کھا کر وہ لوگ کمرے میں اب چائے پی رہے تھے ۔

تم برا نہیں ما نو گے اگر تمہیں سچائ بتاوں ۔۔۔ "ابرا ہیم نے طلحہ" سے کہا تھا ۔

کیوں میں کیوں برا ما نوں گا ۔۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا۔"

معا ملہ نازک نو عیت کا ہے تم نا راض ہو سکتے ہو ۔۔۔ "ابرا ہیم" نے کہا تھا۔ طلحہ چو نکا تھا،اس نے خاور کو دیکھا تھا ۔

جس لڑکی پر آپکے بھائ کا دل آیا ہےوہ کوئ اور نہیں شندا نہ ہے" ۔۔ "خاور نے کہا تھا ۔

شندا نہ ؟؟؟ "طلحہ کو حیرت ہوئ ۔"

ہاں تمہاری کزن ۔۔۔ "ابرا ہیم نے کہا اور خالی کپ میز پر رکھ" دیا۔

یہ کب ، کیوں اور کیسے ہوا؟؟؟ "طلحہ نے سوال کیا تھا ۔"

بس ہو گیا ۔۔۔ "ابرا ہیم نے سر جھکا کر کہا تھا ۔"

تو پھر مسئلہ کیا ہے ۔۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔"

مسئلہ تمہارا خاندان ہے ۔انہیں جیسے ہی پتا چلا انہوں نے پکڑ کر شندا"

نہ کا نکاح پڑھا دیا ہے حماد کے ساتھ ۔۔۔ "خاور نے جواب دیا تھا ۔

کب ؟؟ "طلحہ کو حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے ۔"

تمہارا خا ندان ہے تمہیں زرا نہیں پتا ۔۔۔ "خاورنے پو چھا تھا ۔"

نہیں میرا کافی دنوں سے نیازی منزل کے کسی مکین سے را بطہ نہیں "

ہوا ہے ۔ بے بے مجھے بتا رہی تھیں پچھلے دنوں کسی تقریب میں گئ

تھیں ۔ میں نے بات پلٹ دی کہ قصے سنا نے بیٹھ جائیں گی ۔۔۔.

طلحہ نے کہا تھا ۔

سہی ۔۔۔۔ "خاور نے کہا تھا ۔"

کیا معا ملہ دو طرفہ ہے ۔۔۔ "طلحہ گویا ہوا۔"

کیا مجھے دیکھ کر تمہیں شک ہے کہ معا ملہ یک طرفہ ہے ۔۔ "اب"

کی بار ابرا ہیم کی طرف سے جواب آیا تھا۔

اللہ اللہ تقریباً ایک سال سے اوپر ہو گیا تم نے اتنا بڑا راز چھپایا"

۔۔۔ "طلحہ کو شاک لگا تھا ،اس کی باتوں سے لگ رہا تھا۔

کس منہ سے بتا تا شادی شدہ تھا ۔ اس کی منگنی کے بعد پلٹنے ک"
ارادہ کر چکا تھا ۔ مگر یہ ہما چھوڑ کر چلی گئ اور اب یہ کم بخت محبت
"بیچ میں آ گئ ہے ----
ابرا ہیم نے جلے دل کے پھپھو لے پھوڑے تھے۔
ہاں محبت ہی تجھے سیدھا کر سکتی تھی ابرا ہیم تو ویسے بہت بڑی چیز"
"تھا----
ہاں واقعی جن کو محبت پر یقین نہیں ہوتا نا محبت ان کے ساتھ یہی کر"
"تی ہے ۔ محبت کے منکر محبت کے آگے سجدہ ریز ہو جا تے ہیں---
ابرا ہیم نے خشک ہو نٹوں سے کہا تھا۔
یاور اور شندا نہ کی تو بہت دوستی ہے اس نے کوئ اسٹینڈ نہیں لیا "
--- "طلحہ نے پو چھاتھا ۔
یاور اسٹینڈ لینے پر را ضی تھا مگر شندا نہ کے والد صاحب بیچ میں آ گئے"
۔ روایت کے آگے محبت ہار گئ ۔ میں وادی میں تھا اور میری محبت
کسی اور کے نام کر دی گئ --- "ابرا ہیم نے کہا تھا ۔
اب شندا نہ سے کوئ را بطہ ہوا کیا --- "طلحہ نے پو چھا تھا ۔"

نہیں ایک دو بار پیغام بھیجے ہیں ۔جواب نہیں دیتی بہت سمجھدار ہے "
کہتی ہے ابرا ہیم اب تمہارا حق نہیں ہے مجھ پر ،تم محبت ہو لیکن میں
تمہارے نکاح میں نہیں ہوں ۔ نکاح کے وقت جیسے غائب تھے اب
"بھی غائب ہو جاو ۔۔۔
یہ پیغام تحریم کے زریعے آیا ہے ۔
لگتاہے حماد نے ضد ماری ہے ۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔"
با لکل پہلے دن سے وہ شخص میری آنکھ میں کھٹکھا تھا ۔ وہ خا ئن تھا"
اس نے یہ ثا بت کر دیا ۔۔۔ "ابرا ہیم نے سرخ آنکھوں سے کہاتھا۔
طلحہ نے غور سے دیکھا تھا ۔ ابرا ہیم ہجر میں کیسے ہو گیا تھا ۔
اب شندا نہ ہمت ہار گئ ۔ نکاح ہو گیا ۔خاندان نے شرکت کر لی پچ"
کیا جا تا ہے ۔۔۔؟ "طلحہ نے سوال دراز کیا اور گردن تک کمبل
اوڑھ لیا ۔
بس اب با ت ضد کی آ گئ ہے ۔ میں شندا نہ کو حا صل کر کے "
"رہوں گا اس حماد نے جو جرات دکھائ ہے وہ اچھا نہیں کیا ہے ۔۔۔
ابرا ہیم کے لہجے میں غصے سے زیادہ غم بول رہا تھا ۔

ابھی تو تازہ زخم تھا۔ بہت تکلیف ہو رہی تھی ۔

تو شندا نہ کی عزت اس صورت میں بچ سکتی ہے جب حماد خود ہی را ستہ چھوڑ دے ۔ ورنہ سب کی بدنا می ہے ---- "طلحہ نے تجزیہ کیا تھا۔

ہاں با لکل اسے مجبور کر دوں گا۔۔ "ابرا ہیم نے کہا تھا۔"

"بس کر دے بھائی تیری یہی رٹ ہے ۔کچھ سو چا بھی ہے تو نے یا غا ئبا نہ دھمکیاں دے رہا ہے ۔۔ "خاور نے اسے چڑا یا تھا ۔

حل ہے میرے پاس اسی لیے تم کو بلا یا ہے ---- "ابرا ہیم نے کہا" تھا ۔

اور وہ حل کیا ہے ----؟؟ "وہ دونوں چیخے تھے ۔"

بکواس بند کرو گے تو بتاوں گا ---- "ابرا ہیم نے چڑ کر کہا کہا اور" بیڈ پر دراز ہو گیا تھا ۔

شندا نہ کے چا ئینیز رائس اور کباب تیار تھے ۔ بو ا ئلڈ چکن پہلے ہی موجود تھا ورنہ تو کا فی دیر لگ جا تی ۔ حماد کے کسی دوست کا فون آ گیا تھا تو وہ وہاں ہو لیا ۔

وہ ٹرا لی سجا کر بڑ ی اماں کے کمرے میں چلی آئ تھی ۔

ما شا ء اللہ زمہ دار ہو گئ ہے میری بچی ۔۔ "بڑی اماں نے سلیقے سے" سجی ہوئ ٹرالی دیکھ کر بے اختیار یہی کہا تھا ۔حماد بھی کال ختم ہو نے پر اسے کچن میں نا پا کر بڑی اماں کے کمرے میں چلا آیا ۔شندا نہ اب سرو کر ر ہی تھی۔ اس نے بڑی اماں کے لیے کباب اور ایک چپا تی نکا لی ۔ بڑی اماں رات کے وقت چاول نہیں کھا تی تھیں ۔ ان کا معدہ بر داشت نہیں کر تا تھا ۔

کبھی کبھی لیتا تھا اور اس میں زیادہ تر چاول ہی ہو تے Carbs حماد تھے رو ٹی وہ نہیں کھا تا تھا ۔

حماد آیا اور اس نے ایک پلیٹ میں چاول اور کباب لیے تھے ۔

.شندا نہ نے صرف دو کباب لیے تھے ۔

چاول بھی لو نا اتنی محنت سے بنا ئے ہیں ۔۔۔ "بڑی اماں نے کہا تھا۔"

نہیں بس بھوک نہیں ہے ، نیند آئی ہے ‘‘شدا نہ نے کہا تھا ۔ حا لا" نکہ وہ چا ولوں کی دیوا نی تھی ۔ ایک بڑی پلیٹ وہ اپنے روم میں رکھ آئی تھی ۔

زبر دست ۔۔۔ "کباب کے بعد حماد اب چاول کھا رہا تھا ۔"

وہ مسکرائی ۔ بڑی اماں کو خو شی ہو ئی تھی ۔ ان کی پو تی نارمل ہو رہی تھی ۔ لیکن یہ سب ڈرا مہ تھا ۔ شدا نہ آہستہ آہستہ کھا رہی تھی ۔ حماد اب دوسری بار چاول لینے لگا تھا ، وہ مسکرا دی تھی ۔

"to Road" امریکہ میں اس وقت میری اور نو شیرواں مشہور heaven پر سفر کر رہے تھے ۔ یہ بہت لمبا روڈ تھا اور اطراف میں گھنے درخت تھے ۔

کتنا حسین لگ رہا ہے یہ سب حا لا نکہ میں پہلی بار یہاں نہیں آئی" پھر بھی نیا نیا سا لگ رہا ہے ۔۔۔ "اس نے کہا تھا۔

دو دن بعد کر سمس تھی ۔ انہوں نے کل آئس لینڈ جا نا تھا ۔ وہاں پر کرسمس کی رو نقیں دیکھنا تھیں ۔ پچھلے ایک ہفتے سے امر یکہ تھے ۔

ہاں ایسا ہی ہے ۔مجھے بھی بہت اچھا لگ رہا ہے ۔۔۔۔ "نو شیر واں" نے کہا تھا ۔اس کے دل میں ابھی بھی ایک پھا نس چبھی ہوئی تھی لیکن وہ جا نتا تھا کہ میری کا ساتھ اسے سب غم بھلا دے گا اور وہ پر سکون ہو کر زندگی گزارے گا ۔

ایسا لگتا ہے کہ ہم واقعی جنت میں جا رہے ہیں ۔۔۔ "میری نے کہا" تھا ۔

ہاں ایسا ہی ہے ۔۔۔۔ "نو شیر واں نے جواب دیا تھا ۔"

شندا نہ کباب کھا کر کمرے میں آ گئ تھی ۔

اب آ ئے گا مزہ حماد کے بچے جب سارا دن واش روم کے چکر لگاو" گے ۔۔۔۔ "شندا نہ نے چا ول کھا تے ہوئے بڑ بڑا ئ تھی ۔

وہ کھا نا کھا تے ہوئے آن لا ئن ہوئ ۔ طلحہ کا میسج آ یا تھا ۔

کیسی ہو شندا نہ نکاح کروا لیا اور بتا یا بھی نہیں ۔۔۔ "طلحہ نے شکوہ" کیا تھا ۔

آ پ بھی تو غا ئب تھے ۔۔۔ "اس نے بھی شکوہ ضروری سمجھا تھا ۔"

بس تمہیں پتا ہے میری جاب کا ۔۔۔ "طلحہ نے ٹائپ کر کے بھیجا تھا" ۔

ہاں یہ تو خیر میں کال کر تی ہوں ۔۔۔ "شندا نہ نے کہا تھا ۔"

دوسری طرف طلحہ نے اسپیکر آن کر د یا تھا ۔

کال آتے ہی اس نے فوراًآن کی ۔ ابرا ہیم اپنے بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس آ گیا تھا ۔

السلام علیکم ! کیسے ہیں ؟؟ "شندا نہ بو لی تھی ۔"

ہاں ٹھیک ٹھا ک آپ سنائیں ۔۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔"

کچھ نہیں بس بھوک لگی تو کھا نا کھا رہی تھی ۔۔۔ "شندا نہ نے" جواب دیا تھا ۔

اس وقت ۔۔۔؟؟ "طلحہ کو حیرا نگی ہوئ ۔"

ہاں وہ بس مزے کا سین ہے ۔ حماد کو بھوک لگی تھی ۔اس نے کہا

کھانا بنا دو میں نے بنا دیا مگر اس کے کھا نے میں

ڈال دیا ہے ۔ " Constipation Healer"

وہ کھلکھلائ تھی ۔

ابرا ہیم کی بھنوئیں جو حماد کا نام لیکر اکڑ گئ تھیں اب اس کے لبوں پر

مسکان لے آ ئ تھیں ۔

تو بہ ہے لڑکی ۔۔۔"طلحہ نے کہا تھا ۔"

اور کیا جب سے نکاح ہوا ہے ناک میں دم کر رکھا ہے ۔ بڑے"

شوق سے بنوائے تھے را ئس اب مزہ لے ۔۔۔ "اس نے کہا تھا ۔

جہاں تک مجھے یاد ہے تمہاری بہت دوستی تھی حماد سے۔۔۔۔ "طلحہ"

مخا طب تھا ۔

تھی لیکن اب نہیں ہے ۔۔۔ "شندا نہ نے کہا تھا ۔"

یہ تھی سے نہیں کا سفر کیسے ہوا ؟؟ "طلحہ دلچسپی سے بو لا تھا ۔"

بس کچھ سوال نہیں پو چھے جا تے ۔ کچھ جواب ہمیشہ ادھورے رہ جا"

تے ہیں ۔۔۔ "شندا نہ نے کہا تھا ۔ ابرا ہیم کا دل دکھا تھ

بلی بڑی ہو گئ ہو ۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔"

ہم مشر قی لوگ ہیں ہمارے خاندان کی عورتیں جلد بڑی ہو جا تی" ہیں طلحہ بھائ آپ کیسے بھو ل گئے "شندا نہ نے کہا تھا ۔

بس ایک فو جی ہوں نا ڈیو ٹی کے علاوہ سب بھو ل جا تا ہوں" ۔۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔

ہاں فو جی واقعی سب بھو ل جا تے ہیں ۔گھر 'محبت اور کبھی کبھی " خود کو بھی ۔۔۔ "شندا نہ نے کہا تھا ۔

ابرا ہیم بو لنے لگا تھا ،مگر طلحہ نے اسے روک دیا تھا ۔

جو آپ کے پاس یہ بیٹھا سن رہا ہے نا اسے کہیں میں اس کی مو جود" گی جان گئ ہوں ایک وہ ہی نہیں جا نا مجھے ۔ میرے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے خا موشی سے بیٹھ گیا اور اب دوسروں کے زریعے صرف میرے تماشے کا حال سننے کو فون کرواتا ہے ۔ خدا تم سے پو چھے گا ابرا ہیم علی خان !تم میرے دل کاوہ نا سور ہو جسے ساری عمر میں نے خون سے سینچا ہے ۔۔۔ "شندا نہ نے کہا تھا ۔

شندا نہ ۔۔۔۔ " !طلحہ نے پکارا تھا ۔"

آپ شا ید یہ بھی بھو ل گئے ہیں کہ ہمارے خاندان کے مرد اپنی"
عزتوں کو یوں سر عام رسوا نہیں کر تے۔ بھا ئی رات کے اس پہر
غیروں کو بہنوں کی آواز سننے کا حق کبھی نہیں دیتے ۔۔۔۔۔ "شندا نہ
نے کہا تھا ۔

میں کوئی گلی کا لچا لفنگا نہیں ہوں ۔۔۔"ابرا ہیم چیخا تھا اور کپ زور"
سے دیوار میں دے مارا۔ کپ ٹو ٹنے کی آواز شندا نہ نے سنی تھی اور
دل میں کچھ کانچ سا چھبا تھا ۔

اور اسے کہہ دو کہ محبت کر نے والوں سے اتنے امتحان نہیں لیے "
جا تے وہ جا نتی تھی کہ اس وقت تم میرے ساتھ ہو تو ہی اس نے کا
ل کی ۔اگر میری سا نسوں کی رفتار سے میرے حال کا اندزاہ لگا نا چا
ہتی تھی تو مجھے خود کال کر لیتی یوں ڈرامے نا کر رہی ہو تی اور ہاں
مجھے غیرت کے طعنے مت د ے میں مصلحت کے نا طے چپ ہوں
۔۔۔ "ابرا ہیم نے کہا تھا۔ دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی ۔
شندا نہ رو نے لگ گئی تھی ۔

وہ طلحہ کا میسج پڑھتے ہی جان گئ تھی کہ ابرا ہیم اس کے ساتھ ہے ۔ وہ کیوں اس شخص کی موجودگی کے زرا سے بھی امکان سے پاگل ہو جاتی تھی ؟؟ ایسا کیا تھا اس ابرا ہیم میں جو حماد میں نہیں تھا ۔

میں بڑی اماں سے جلد شادی کا کہوں گی ورنہ یہ شخص مجھے پاگل " کر دے گا ۔۔۔۔ "فجر کے وقت نیند میں جاتے ہوئے اس کے لبوں پر یہی بات تھی ۔

صبح سفینہ لاج میں شاہ خاور تیز رو شنیاں بکھیر رہا تھا جب یہ تینوں ناشتہ کر رہے تھے۔

تمہارا جو پلان ہے وہ کامیاب بھی ہو سکتا ہے اگر قسمت تمہارا" ساتھ دے تو ۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا ۔

ہاں ساری بات اگر کی ہے ۔۔۔ "خاور نے کہا تھا۔ "

مجھے یقین ہے دے گا ۔۔۔۔ "ابرا ہیم کے لہجے میں یقین بولتا تھا ۔"

باقی سب تو ٹھیک ہے بس اس کے ماتھے پر طلاق یافتہ کا ٹیگ لگ" جائے گا۔۔۔ "طلحہ نے کہا تھا۔

رات دیکھا تھاتم نے کتنی ازیت میں تھی وہ ۔۔۔۔ "ابرا ہیم نے"
کہا تھا ۔

ہاں یہ تو ۔۔۔۔ "طلحہ قا ئل ہوا تھا ۔"

یار ہم گناہ تو نہیں کر رہے ۔۔ "خاور نے کہا تھا ۔"

نہیں ایک لڑکی کو اس کا جائز حق دلا رہے ہیں ۔ جب وہ حماد کے"
ساتھ بسنا ہی نہیں چا ہتی ۔۔۔۔ "ابرا ہیم نے اپنی بات پر زور دیا تھا ۔

اللہ اللہ فتنہ ہے تو ابرا ہیم ۔۔۔۔ "خاور بو لا تھا ۔"

فتنہ نہیں ہوں میری غیرت کا معا ملہ ہے یہ ۔۔۔ "ابرا ہیم نے کہا"
تھا ۔ طلحہ کچھ سو چتے ہوئے چا ئے کے گھو نٹ بھر رہا تھا ۔

رات شندا نہ کی غیر کہنے والی بات نے اس کا دل سلگا یا ہوا تھا ۔ اسے
ایک منٹ چین نہیں تھا ۔

یہ لا علاج ہے ۔۔۔ "طلحہ نے خاور سے کہا تھا ۔"

وہ روا حہ کی بارات کے فنکشن سے واآپس آئے تو طلحہ کو سمل کے پاپا
کی کال آگئی تھی ۔

ہاں بھئی بر خوردار !کب لا رہے ہو اپنے گھر والوں کو ۔۔۔ "شیرازہ" صاحب کا لہجہ خوشگوار تھا ۔

جی بہت جلد کچھ دنوں میں انشا ء اللہ ۔۔۔۔" طلحہ نے کہا تھا ۔"

اب ایڈریس بتا نے کی ضرورت تو نہیں ہے نا ۔۔۔ "انہوں نے " شرارت سے کہا ۔

جی ۔۔۔ "طلحہ جھنپ گیا تھا ۔"

اللہ اللہ ۔۔۔ "ان کا قہقہہ بلند تھا ۔"

چلو میں رکھتا ہوں فون ایک دو دن میں فا ر غ ہو کر کال کروں گا" ۔۔۔ "انہوں نے کہا تھا ۔

اللہ حا فظ ۔۔۔۔ "طلحہ نے سر شار لہجے میں کہا تھا ۔"

شکر ہے میرے مولا ۔۔۔ "اس کے دل میں جشن جا ری تھا ۔"

جاری ہے

نوٹ

گلاب رت کے حسین چہرو پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine